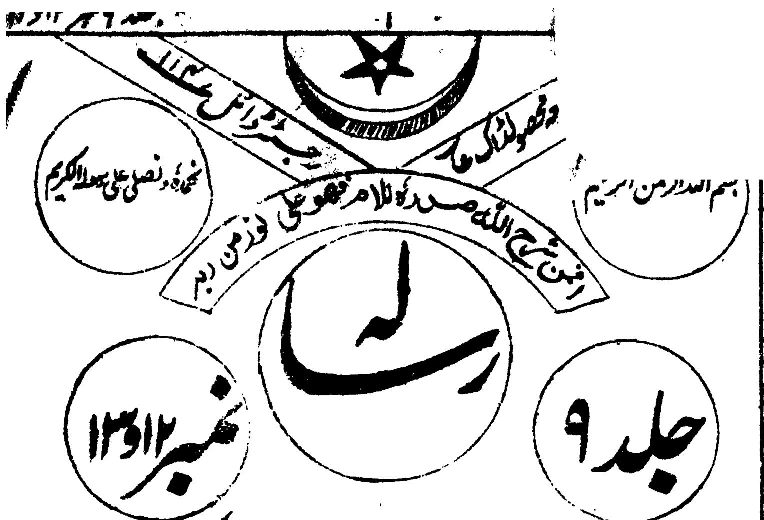


انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

بابت ماہ رجب سنہ ۱۳۲۵ھ	پندرہ روزہ	۱۵ اگست و یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء

سب سے ضروری اطلاع

سب صاحبان کے نام وی۔پی روانہ کئے گئے ہیں۔ اور ازراہ عنایت جہاں تک جلدی ممکن ہو سکے وصول فرما کر مشکور فرمادیں دیگر ہم ان احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے فرض خوصد سے وی۔پی وصول فرما کر ہمیں شکریہ کا موقع دیا۔ اور ان احباب کو بھی مطلع کرتے ہیں جنہوں نے باوجود گیارہ نمبر رسالہ زاید وصول ہونیکے بھی وی۔پی واپس کر کے ایک اسلامی پرچہ کو نہایت ہی گراں اخراجات کا زیر بار کیا۔ ہمارے خیال میں شاید انکو اپنے حساب کی یادداشت میں مغالطہ ہوا ہے۔ چونکہ رجسٹر ۱ سے لیکر رجسٹر ۱۳۴۷ تک جن احباب کا نمبر خریداری ہے۔ بعض انہیں احباب کے وی۔پی واپس ہو رہے ہیں۔ چونکہ انکو اپنے حساب میں مغالطہ ہے۔ اس لئے ہم مطلع کئے دیتے ہیں۔ کہ ان کا حساب ۱ سے شروع ہوکر ۲۴ پر ختم ہوتا ہے۔ اور بعض احباب نے تو نادہندگی کا ٹھیکہ ہی لے رکھا ہے۔ باوجود رسالہ جات وصول ہونیکے بھی وی۔پی پر انکار اور غیر واجب شکایات کی بھرمار کرتے ہیں۔ اور انہیں کے باعث باوجود فائدہ کے سنہ ۱۳۲۴ھ میں پیارے انوار الاسلام کو ۱۰۰۰ روپیہ کا نہایت ہی بارگراں کا انبار اپنے سر پر اٹھانا پڑا۔ انکو کچھ تو خدا کا خوف چاہئے۔ اور جن احباب کو اپنے حساب میں مغالطہ ہے بفضل ایزدی ہم آئندہ پرچہ میں انکی اچھی طرح سے تشفی کر دینگے وہ ضرور ہی رسالہ جلد ۹ نمبر ۱۴ صفحہ ۳ سے لیکر صفحہ ۵ تک ملاحظہ فرماویں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ نیاز مند

مستورات کی پکار

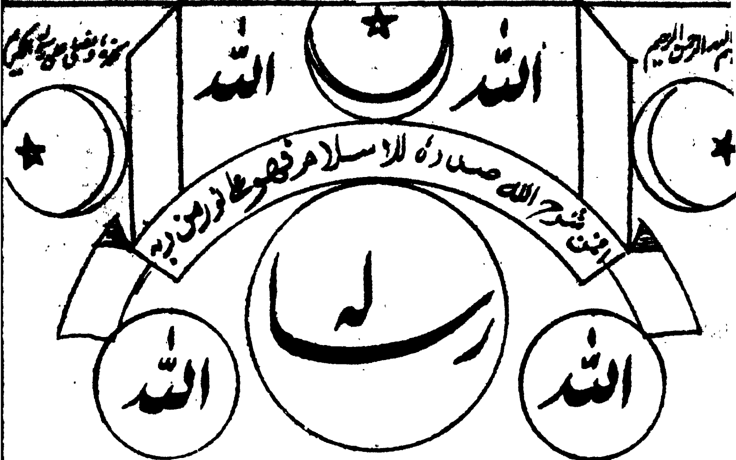
رسالہ

صحت النساء

جو کہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنیکے لیے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدی مناسب سمجھیں پتہ ذیل بالکل مفت منگا کر جن پر محصولڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا، فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کرکے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

از جنرل منیجر لائبریری بک ایجنسی اپر انڈیا جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

جناب ایڈیٹر صاحب انوارالاسلام زاد لطفہ۔ السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاتہ مژدہ جانفزا کو اپنے رسالہ انوارالاسلام کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں۔ دو عورتیں مقام جالنہ میں بعمر ۱۷ و ۲۰ سال وقت مغرب صدق دل سے مشرف باسلام ہوئیں اسلامی نام رحیما و کریما رکھا گیا اور ایک شخص عمر ۲۰ سال مسمی گنگارام صدق دل سے مشرف باسلام ہوا اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ از انجمن اشاعت اسلام صدر بازار جالنہ ضلع اورنگ آباد جنرل سکرٹری مولوی عبدالکریم پیش مسجد خورد صدر بازار جالنہ۔



انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

انوار الاسلام



آریہ سماج اور سوراجیہ

گو دیانندی سماج کی خطرناک اور زہرآلودہ تعلیم کے بارے میں ہمارے اخبارات مثل بدر - الحکم - پیسہ اخبار - وطن - وکیل وغیرہ نے کافی طور پر بحث ہو چکی ہے جس کا مدلل جواب آجتک سماجی نہیں دے سکے - دیانندی سماج پر سے الزام دور کرنے کی کوشش میں لالہ منشی رام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک نے آریہ مسافر ماہ جون سنہ ۱۹۱۰ء میں مندرجہ عنوان سے ایک سر و پا مضمون نکالا

ہے۔ جو بجائے دیانندی سماج کی اصل تعلیم ظاہر کرنے کے غیر مذاہب خصوصاً آ
پر بیجا حملہ کیا ہے۔ اسکو شائع کرتے ہوئے اڈیٹر آریہ مسافر نے نوٹ دیا ہے کہ اس مضمو
دیانندیوں کی پوزیشن کو صاف کر دیا ہے جس سے کسی مخالف کو دم مارنے کی جگہ نہ
اس تعلی آمیز اور ناواجب حملہ کا مدلل اور مبسوط جواب ہمارے دوست محمد منظور الٰہی
سوہدروی نے دیانندی تعلیم کے حوالوں کے رو سے دیا ہے جس کے بعد اُمید نہ
کوئی عقلمند آدمی سماج کی خطرناک تعلیم سے انکار کر سکے اُمید ہے کہ دیانندی
خصوصاً لالہ منشی رام اور اڈیٹر آریہ مسافر اس مضمون کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں گے
اور جو کچھ اسپر لکھیں لالہ دیانند کی اپنی کتب کے حوالہ سے لکھیں زید۔ عمرو
کی تعلیم سے ہمیں واسطہ نہیں چونکہ دیانندی لوگ اور اُنکے اخبارات آجکل
مسلمانوں پر ناواجب حملے کر رہے ہیں۔ اسلئے تمام اسلامی اخبارات خصوصاً
پیسہ اخبار۔ وطن۔ وکیل۔ بدر۔ الحکم وغیرہ سے التماس ہے کہ مندرجہ ذیل
مضمون کو بلا کم و کاست درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں۔ اڈیٹر

آریہ سماج اور سوراجیہ

اسوقت جون ۱۹۰۸ء کا آریہ مسافر ہمارے سامنے ہے۔ مندرجہ بالا عنوان کے
نیچے اُسکے اڈیٹر نے لالہ منشی رام کا ایک مضمون درج کر کے اپنی طرف سے لکھا ہے
کہ دیگر مذاہب خصوصاً مسلمان سوراجیہ کے متعلق دیانند کی فلسفیانہ عالمگیر تعلیم کے
بارہ میں دانستہ غلط فہمی پھیلا رہے ہیں پھر لکھتا ہے کہ لالہ منشی رام نے سیلف گورنمنٹ
کے متعلق سماج کی پوزیشن کو ایسا صاف کر دیا ہے کہ کسی مخالف کو بھی دم مارنے کی
گنجائش باقی نہیں رہی۔ مندرجہ بالا مضمون کے علاوہ اس رسالہ کے اڈیٹر نے
دو ایک اور مضامین میں بھی اسلام پر ناخن زنی کی ہے۔ چونکہ مندرجہ بالا عنوان

مضمون میں اڈیٹر آریہ مسافر اور نیز لالہ منشی رام نے یا تو دانستہ عوام کو دھوکا دینا چاہا ہے اور یا خود دھوکا کھایا ہے اسلئے ہم سماج کی اصل پوزیشن کو جو لالہ دیانند کی تعلیم نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے درج ذیل کرکے اڈیٹر رسالہ سے ملتمس ہیں کہ اگر اب بھی سماج کی وہی پوزیشن قایم رہتی ہے جو لالہ منشی رام نے خلاف تعلیم دیانند دنیا کے سامنے پیش کی ہے تو بجائے فضول گوئی کے دیانند کی تعلیم کے حوالے سے اپنے مضمون کی صداقت ثابت کریں۔ ورنہ یہ ماننا پڑیگا کہ سماج کی اصل پوزیشن پولیٹیکل معاملات میں وہی ہے جو اُسکے ممبروں نے موجودہ حالت میں ظاہر کی ہے۔

ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم موجودہ پولیٹیکل ہلچل کے وجوہات کی تلاش میں کبھی وید کے متروک شدہ و بیدول یا منوسمرتی کے حوالوں کو زیر بحث لاکر اصل مطلب سے دور جا پڑیں ہمیں تو بقول فیصلہ زمین برسر زمین کا معاملہ کرنا چاہئے۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں ہے کہ وید یا منوسمرتی کیا تعلیم پیش کرتے ہیں۔ بلکہ تمام اہل علم کو تو یہ بات معلوم کرنی چاہئے کہ لالہ دیانند کی تعلیم اس بارہ میں کیا کہتی ہے کیونکہ اس بات سے سماج ہرگز انکار نہیں کرسکتی کہ لالہ دیانند سرکار انگریزی کی عملداری میں ہی پیدا ہوا اور اسی میں مر بھی گئے اور اُنہوں نے سرکاری عملداری کا انتظام اور خوبیاں اور آسایش و انصاف کو بخوبی دیکھ لیا تھا۔ پھر اُنہوں نے اس گورنمنٹ کے بارے میں اپنے پیروؤں کے دلوں میں کیا بیج بویا دیانندی سماج کی بنیاد اسی سرکار انگریزی کی عملداری میں پڑی کیونکہ گو دیانندی اپنے آپکو وید کا متبع مانتے ہیں مگر ہمارے مختلف مضامین کے پڑھنے والوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ دیانندی اس بات کے ثابت کرنے سے محض عاجز ہیں کہ پرانے ویدی لوگوں کے وہی عقاید تھے جو دیانند کی تعلیم سے اُسکے پیروؤں نے حاصل کئے۔ اگر کسی سماجی کو اس میں جائے تردد ہے تو وہ اپنے مسلمہ اُصولوں کو وید کے منتروں یا منوسمرتی کے شلوکوں سے پایہ ثبوت کو پہونچائے اور بجائے لمبی چوڑی کھینچ تانی کرنے کے حوالجات کا

لمی ترجمہ ساتھ دیتا کہ عوام کو حقیقت حال سے اطلاع ہوجاتی۔ ہم انشاء اللہ کسی علیحدہ
مضمون میں اس امر پر بحث کرکے لالہ منشی رام اور دیگر دیانندیوں کی اغلاط کا نمونہ پیش
کرینگے۔ کیونکہ موجودہ مضمون اس بحث سے الگ ہے۔
سماجیوں کا موجودہ پولیٹیکل ہلچل میں لیڈنگ پارٹ لینے کی بواعث تلاش کرنے
کے لئے ہمیں بہت دور نہیں جانا پڑتا۔ کیونکہ جب ہم لالہ دیانند کی ستیارتھ پرکاش
کو دیکھتے ہیں تو ہمیں سرکار انگریزی کی بابت اسکی تعلیم کا یہ خلاصہ نظر آتا ہے :-
ستیارتھ پرکاش اردو اڈیشن دوم صفحہ ۲۵۶ اب ادبار بخت آریوں کی سستی
غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ دوسرے ملکوں میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بلکہ خود
آریہ ورت میں بھی اسوقت آریوں کا کامل و آزاد و خود مختار اور بےخوف راج نہیں ہے
جو کچھ ہے اسکو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں کچھ
تھوڑے سے راجا خود مختار ہیں جب برے دن آتے ہیں تب ملک کے رہنے والونکو
کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن جو اپنے
ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے ۔
اس حوالہ میں موٹے فقرہ جات لالہ منشی رام کی خاص توجہ کے قابل ہیں جنہیں
سوراج کا بنیادی پتھر لالہ دیانند نے رکھا اور جس بنیاد پر دیانندی لوگ آجتک سماجوں
میں بیٹھکر دیواریں تیار کرتے ہیں مگر خدا نے محض اپنے فضل و کرم سے اُن ریتلی دیواروں
کو یکلخت گرا دیا۔ لالہ دیانند نے اسپر بس نہیں کی بلکہ اس سے بڑھ کر انگریزوں اور
دیسیوں میں ایکدوسرے سے غایت درجہ نفرت پیدا کرنے کی بھی اسی نے بنیاد اٹھائی
جس کا نتیجہ سماجیوں کی موجودہ شنہ زدبیاں ہیں۔ اور جس تعلیم کی پیروی میں انہوں نے
انگریز مردوں اور عورتوں کی بےعزتی کرنے سے بھی ذرا فرق نہیں کیا۔ نہ صرف اسی پر
بس کیا بلکہ جن سرکاری عمارات میں انکا زور لگ سکتا تھا انہوں نے سر ایک کو آگ

سے فرق نہیں کیا۔ شاید لالہ منشی رام اور اُسکے ہمخیال یہ کہیں کہ یہ صرف دیانندی سماج کی دشمنی کا باعث ہی کہ ہم ایسا دعوی کر رہے ہیں مگر واقعات ثابت کر رہے ہیں۔ اور اگر لالہ منشی رام چل پھر کر دیکھینگے تو انکو قایل ہونا پڑیگا کہ موجودہ شورش میں سب سے لیڈنگ پارٹ دیانندیوں نے ہی لیا ہے۔ سرکاری محکمہ جات میں اپنے ماتحتوں کو ورغلا کر کام بند کروانا۔ اور شورش پسندوں کو پناہ دینا اور انکی تائید کرنا سماجی دوستوں کا ہی کام تھا۔ اور نہیں تو کم از کم محکمہ ریلوے کے سٹرائکوں میں جو پنجاب میں ہوئے تحقیقات کرنے سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کون قوم سرغنہ تھی۔ ہم بعض دوسرے آدمیوں کو بھی الزام سے کلیتہً بری نہیں کرتے۔ مگر اُن کی تعداد سماجیوں کے مقابلہ پر آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اب لالہ دیانند کی منافرت پیدا کرنے والی تعلیم پر غور کیجئے۔

ستیارتھ پرکاش اڈیشن دوم اردو صفحہ ۵۵۳ اسی وجہ سے تو عیسائی عیسائیوں کی بہت طرفداری کرتے ہیں اگر کوئی گورا کسی کالے کو مار ڈالے تو بھی طرفداری کرکے عموماً مجرم کو بے قصور ٹھہرا بری کر دیا جاتا ہے ایسا ہی یسوع کے بہشت میں بھی انصاف ہوگا۔

اس حوالہ میں لالہ دیانند نے سرکار انگریزی کے انصاف پر سخت اور بیوجہ حملہ کرکے دیسیوں کو سرکار کے انصاف سے بدظن کرنے کی کوشش کی ہے عموماً دیانندی اخباروں میں جو کالے اور گوروں کی تفریق پر اکثر مضامین نکلتے نظر آتے ہیں وہ اسی تعلیم کی بنا پر ہوا کرتے ہیں ورنہ تمام دنیا جانتی ہے کہ سرکار انگریزی انصاف کرنے میں کسی قوم کی خواہ وہ عیسائی ہو یا غیر عیسائی کبھی تفریق روا نہیں رکھتی یہ صرف لالہ دیانند کی تیس سال سے شایع کردہ تعلیم کا نتیجہ ہے کہ ہم کالی اور گوروں کے مضامین دیانندی اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ لالہ صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ اپنے چیلوں کو عیسائی اور نیز مسلمانوں سے بھی نفرت کرنے اور اُنہیں کو اپنی تمام تکالیف کا باعث سمجھنے کی تعلیم بڑے زور شور سے دی ہے چنانچہ ستیارتھ پرکاش اردو اڈیشن دوم صفحہ ۳۰۶ میں لکھتا ہے کہ جب سے غیر ملک کے

گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنیوالے شراب خور حکمران ہوئے ہیں تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے"۔

اب لالہ منشی رام انصاف سے بتائیں کہ یہ ناجائز حملہ کس سلطنت پر ہے کیا یہ سرکار انگریزی پر حملہ نہیں کیونکہ عیسائی لوگ عام طور پر شراب کا استعمال کرتے ہیں اور انہیں پر شراب خور کا اطلاق آسکتا ہے مسلمانوں پر نہیں۔ پھر لالہ صاحب کا محض غیر ملکی گوشت خوروں اور شراب خوروں کو آریوں کے دکھ کے بڑھنے کا سبب قرار دینا سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا کہ لالہ صاحب کو سرکاری عملداری گوارا نہ تھی۔ کیونکہ بقول انکے پانچ ہزار سال سے آریہ ورت کی تباہی شروع ہے جب سے کہ غیر ملکی گوشت خور اور شراب خور ہند کا نام بھی نہ جانتے تھے اور پھر غیر ملکی گوشت خوروں اور شراب خوروں کے آنے سے پہلے ہی وید کے پیرووں میں سے اکثر گوشت خور اور شراب خور بن چکے تھے اس بات کو جانتے ہوئے غیر ملکیوں کو آریوں کی تکالیف کے بڑھتے جانے کا سبب قرار دینا لالہ صاحب دیانند کی اور ہی چال ہے۔ کیونکہ جب آریہ لوگ یہ جانینگے کہ ہماری تکالیف کے بڑھتے جانے کا باعث محض غیر ملکی گوشت خور اور شراب خور ہیں ملکی گوشت خور اور شراب خور نہیں تو وہ اپنی تکالیف کے کم کرنے کی کوشش کرینگے۔ یعنی غیر ملکیوں سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرینگے اور اس طرح سوراج جلد حاصل ہو جائیگا اسی پر بس نہیں کیا بلکہ آگے چلکر لکھتا ہے کہ

جب سے عیسائی مسلمان وغیرہ کے مختلف مذاہب چلے آپس میں دشمنی اور عناد ہوا (ستیارتھ پرکاش ص۳۰۹)۔

یہ لکھتے وقت لالہ دیانند کو اتنا ہوش نہیں رہا کہ عیسائی تو دو ہزار سال سے اور مسلمان چودہ سو سال سے ہیں مگر آریہ ورت ۵ ہزار سال سے آپس میں دشمنی اور عناد کر کے ذلیل ہو رہا ہے نہ صرف ۵ ہزار سال سے بلکہ لالہ دیانند کے اپنے عقیدہ

کے بموجب شروع دنیا سے آریہ ورت اور آریہ لوگ فساد کا آماجگاہ بنے رہے ۔ دیکھئے ستیارتھ پرکاش اردو اڈیشن دوم صفحہ ۲۵ دفعہ ۴۶ و ۴۸ ۔ یہانتک کہ اسی فساد کے باعث اپنے ملک تبت سے اُسروں کے ہاتھوں نکالے گئے ۔ اب اتنی کوششوں کے باوجود لالہ صاحب اپنے چیلوں کو اُکسانیکا ایک اور ذریعہ بتلاتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۱۳) ۔

ابتداء دنیا سے لیکر مہابھارت تک چکورتی یعنی رجوزمین کے راجا آریہ کُل میں ہی ہوتے تھے ۔ اب اُنکی اولاد اپنی بدبختی کے باعث راج کھوکر غیر ملک والوں کے پاؤں تلے دب رہی ہے ۔

اب ناظرین انصاف کی نگاہ سے غور کریں کہ جب لالہ دیانند کو سرکار انگریزی کی انصاف پر حملہ کرکے گو دی مجرموں کی طرفداری سے بری کرنا لکھ کر کے صبر نہ آیا تو آریوں کی تکالیف بڑھنے کا سبب سرکار انگریزی کو قرار دیا اسپر بھی بس نہ کرکے عیسائیوں اور مسلمانوں کو دشمنی اور عناد کا باعث قرار دیدیا اب ان سب باتوں کا اپنے چیلوں کے ذہن نشین کرکے لکھ دیا کہ تمہاری بڑی چکورتی راجے تھے اور تم غیر ملکیوں کے پاؤں تلے دب رہی ہو ۔ گویا جس طرح اور جس طریق سے ہو سکا اُسنے اپنے پیروؤں کو سوراج کی تعلیم دینے سے کمی نہیں کی ۔ یہ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ دیانندی صاحبان موجودہ معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں ۔ ممکن نہ تھا کہ اگر تیس سال تک اُنکو صلح جوئی اور سرکاری خیرخواہی کی تعلیم دی جاتی تو وہ اس حد تک پہونچتے ۔ صلح جوئی اور خیرخواہی سرکار کی تعلیم کے نتائج موجودہ معاملات کے بالکل خلاف ہو جاتے تھے یعنی اگر امرا اقوام سرکار کی بدخواہی کرتیں تو دیانندی لوگ ہمہ تن سرکار کی طرف ہو جاتے اور مفسدوں کو سماجک پلیٹ فارموں اور اپنے حلقہ اقتدار سے نکال کر حوالہ سرکار کر دیتے ۔ لالہ منشی رام محض زبانی کا سد و ائی ہو سرکار کو ٹال نہیں سکتے ۔ سرکار کیا کرے جب سماج کے کثیر التعداد ممبر سرکاری محکمہ جات

ہیں اور بیرونی طور پر تکالیف پڑھانے میں ساعی ہیں۔ جب سماجی لوگ عملی طور پر ویسا
ثابت کرسکیں گے جیسا اب اخبارات کے ذریعہ شور مچایا جارہا ہے تو اُن کے مخالف
کبھی سرکار کو دھوکا دیکر اُن کے خلاف نہیں کرسکینگے کیا سرکار اتنی ناوان ہے کہ دوسروں
کے کہے سنے پر کسی قوم کے خلاف کارروائی کرے اور واقعات پر نظر نہ ڈالے۔ اب لالہ
منشی رام اپنے اس قول کی کہ "مجھے تو اسوقت صرف آریہ سماج کے دشمنوں کے اس اعتراض
کی پڑتال کرنا ہے کہ آریہ سماج کا دھرم اُسے بدیشیوں سے نفرت سکھاتا اور اُنہیں تحریک کرتا ہے
کہ انگریزوں کا راجیہ دور کرکے دم لیں"۔ خود بخود پڑتال کرلیں کہ آیا انکا یہ کہنا کہ "مجھے افسوس ہے
کہ کسی معترض نے بھی آریہ سماج کی کسی مستند کتاب کا حوالہ اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش
نہیں کیا" کہاں تک سچا ثابت ہوسکتا ہے۔ دیانند کی مندرجہ بالا تعلیم سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ بلاشک دیانندی سماج کا دھرم اور اُسکے لیڈر کی تعلیم اسی بدیشیوں سے
نفرت سکھاتی اور انہیں تحریک کرتی ہے کہ انگریزوں کا راجیہ دور کرکے دم لیں۔ لالہ
منشی رام نے جیسا کہ دیانندیوں کا اصول ہے سب سے اول اپنی بریت کرنے کی بجائے
اسلام پر ناخن زنی کی ہے جس کا مطلب سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ دیانندیوں پر جو
الزام قایم ہوا ہے دوسروں کی نکتہ چینی کرکے اُسے ذرا ہلکا کردیں۔ آپ لکھتے ہیں
کہ جو لوگ محمدؐ صاحب کی سفارش پر ایمان لاویں وہ مسلمان باقی سب کافر ہیں
اور کہ دیگر مذاہب والوں کا تباہ کردینا بھی اُنکے مذہب میں دھرم مانا جاتا ہے۔ یہ
نکتہ چینی کرکے آخر میں لکھتا ہے کہ ان سب متوں سے ویدک دھرم نرالا ہے اور پھر
آگے خوب زور شور سے اصل مطلب چھوڑکر فضولیات پر گفتگو کرتا چلا گیا ہے۔
اب ہمنے دیکھنا یہ ہے کہ لالہ منشی رام کا نرالا ویدک دھرم دیگر مذاہب والوں کے
بارے میں کیا کہتا ہے اور اُن کے ساتھ کیسی ہمدردی کرنی سکھلاتا ہے۔ سنئے لالہ
دیانند ستیارتھ پرکاش ص۶۱ سملاس سوم دفعہ ۲۵ میں مخالفان وید کے بارے میں لکھتا ہے کہ

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شدہ کتابوں کی جو وید کے مطابق ہوں تحقیر کرتا ہے اُس وید کی مذمت کرنیوالی منکر کو ذات پنگت دیکھا کھانے والوں کی جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہئے" واہ رے نرالے ویدک دھرم مخالفان وید کیسی محبت کرنی سکھاتا ہے پھر اسی سملاس دفعہ ۱۵ میں لکھتا ہے کہ ویدوں کی تحقیر کرنیوالا اور اُن کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے فرمایئے جناب منشی رام جی وید کے ماننے والے تو آستک اور باقی سب ناستک - پھر آٹھویں سملاس دفعہ ۴۹ میں لکھتا ہے کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے عالم راستباز آدمیوں کا اور اُن کے خلاف لوگوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو - بداعمال دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل ہے کیوں نرالے مت کے ماننے والے لالہ صاحب کیا مسلمان یہ کہکر کہ "قرآن شریف کے ماننے والے راستباز عالم تو مسلمان اور اسکے منکر کافر" آپکی نکتہ چینی سے نہ بچ سکے مگر وید کے مخالفوں کو ڈاکو - جاہل - بداعمال دھرم پر نہ چلنے والا کہتے آپکو شرم نہ آئی اپنے گریبان میں ذرا دیکھ تو لیا ہوتا - اسی دفعہ میں آیہ ورت کے باہر رہنے والوں کو ملیچھ اسر - دسیو وغیرہ بری ناموں سے یاد کیا گیا ہے - لالہ منشی رام جی ان الفاظ کا ترجمہ لکھکر مقابلہ کرو کہ کافر کہنے اور یہ الفاظ کہنے میں کتنا فرق ہے - اب اور سنیئے وید کے مخالفوں کو دسیو یعنی بداعمال ادھرمی کہا گیا ہے جس کی سزا بموجب سملاس ۶ دفعہ ۴۷ یہ ہے کہ بداعمال آدمیوں کے مارنے میں قاتل کو پاپ نہیں ہوتا - خواہ علانیہ مارے - خواہ غیر علانیہ -

ان باتوں پر بھی اکتفا نہ کر کے لالہ منشی رام دیانندی سماج کی پوزیشن کو صاف کرتے ہوئے سرکار انگریزی پر ناواجب حملہ کرنے سے نہیں چوکا - اور دیانندی تعلیم کی پردہ پوشی کر کے رعایا کے دلوں میں سرکار کی طرف سے بدظنی پیدا کرنے کے لئے لکھتا ہے " کہ موجودہ راج نیتی میں دھوکے اور فریب سے کام نکالنا پاپ نہیں لیکن ویدک دھرم جس نیتی کا اُپدیش کرتا ہے اس میں دھوکے اور فریب کا پتہ نہیں"

اس میں بھی بلا وجہ ویانندی تعلیم کی تعریف کر کے وبدک پولیٹکس کو سرکار انگریزی کی پولیٹیکل پالسی سے افضل بیان کر کے رعایا کو بنایا گیا ہے کہ سرکار پولیٹکل معاملات میں تمہاری ساتھ یا دوسرے ممالک کے ساتھ دھوکا اور فریب کرنا پاپ نہیں سمجھتی مگر سماجک پولیٹکل معاملات ان برائیوں سے مبرا ہیں لالہ منشی رام نے اس معاملہ میں دانستہ غلط فہمی پھیلانی چاہی ہے۔ جب ہم ستیارتھ پرکاش کو دیکھتے ہیں تو اُس میں بھی دغا اور فریب سے کام لینا پاپ کیا اچھا کام مانا گیا ہے پھر ایسی تعلیم پر پردہ پوشی کرنا فضول نہیں تو اور کیا ہے۔

ستیارتھ پرکاش سملاس ۶ دفعہ ۷۴ جب یہ معلوم ہو جاوے کہ فوراً لڑائی کرنی سے کسی قدر تکلیف پہونچے گی اور بعد میں کرنے سے اپنی بہتری اور فتح ضرور ہو گی تب دشمن سے میل کر کے وقت مناسب تک صبر کریں (منو ۷ - ۱۶۹) پھر لکھا ہے کہ اپنی طاقت کو مکمل کر کے اور کوئی خاص مقصد مشہور کر کے دشمن کے شہر کے نزدیک آہستہ آہستہ جاوے (منو ۷ - ۱۸۵)۔

اب لالہ منشی رام جی بتایئے کیا یہ دغا بازی اور بے ایمانی نہیں کہ جب خود کمزور ہو جاوے تو میل کرے اور پھر جب طاقتور ہو جاوے تو سارے عہد و پیمان پر خاک ڈالکر لڑائی شروع کر دے۔

پھر دفعہ ۲۲ میں لکھا ہے کہ سفیر کا عمل ایسا ہونا چاہیئے جس سے دشمنوں میں پھوٹ پڑ جاوے (منو ۷ - ۶۶)

اسی طرح (منو ۷ - ۸۹) اور (منو ۷ - ۱۰۶) میں لکھا ہے کہ نزدیک آتے ہوئے طاقتور دشمن سے خرگوش کی مانند دور بھاگ جاوے اور بعد ازاں اُن کو دھوکا میں ڈالکر پکڑے۔

پھر منو (۷ - ۱۲۲) کے حوالہ سے جاسوسوں کے تقرر کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ

جسکے ذریعہ سے تمام ملازمین سرکاری اور رعایا کے جملہ عیب و ثواب خفیہ طور پر معلوم کرے۔

اب لالہ منشی رام بتائیں کہ سرکار انگریزی نے کونسی دھوکا بازی اور فریب کی پالیسی رکھی ہوئی ہے۔ جو ویدک تعلیم میں روا نہیں رکھی گئی۔ خواہ مخواہ الزام دینا سماجیوں کی معمولی چالاکی ہے۔ آریہ مسافر کے نامہ نگار وشنو دت بی اے نے بھی اپنے فضول اور بے حوالہ مضمون کا مکمل جواب ہمارا اسی مضمون میں پائینگے امید ہے کہ دیانندی صاحبان ہمارے اس مضمون کو ٹھنڈے دل سے پڑھ کر غور کرینگے کہ لالہ دیانند کی تعلیم کیا بتاتی ہے اور اُن کے موجودہ لیڈر کہاں بھٹک رہے ہیں اگر کسی صاحب نے اپنی کتب کے حوالہ سے ہمارے مضمون پر کچھ لکھا تو ہم بخوشی اس کی تسلی کر دینے کو تیار ہیں۔ الراقم محمد منظور الٰہی سوہدروی

حقیقتِ معراج

بجواب آریہ مسافر بابت جون سنہ ۱۹۰۶ء

مسافر[1]

حال شبِ معراج بیاں کیا کرے کوئی	اس راز نہانی کو عیاں کیا کرے کوئی
پہونچے نہ جہاں وہم وہاں کیا کرے کوئی	مطلق نہ لڑے ذہن جہاں کیا کرے کوئی

معراج کا عقدہ نہ کھلا اہل زمیں پر
حضرت کی سواری گئی کیوں عرش بریں پر

[1] مسافر سے مراد آریہ مسافر میگزین جالندہر کے معترضانہ اشعار ہیں اور مسافر نواز سے مراد وہ شعر ہیں جو مولوی ...ا سیتاپوری نے جواب میں لکھے ہیں۔

مسافرنواز

جانے نہ جسے اسکو بیاں کیا کرے کوئی | ظاہر ہو جو خود اسکو عیاں کرے کوئی
پہونچے نہ جہاں عقل وہاں کیا کرے کوئی | مطلق نہ دکھائی دے جہاں کیا کرے کوئی

معراج کا عقدہ ہے کھلا اہل زمیں پر
سن لو کہ سواری گئی کیوں عرش بریں پر

کیا جانے نہیں ہی عربی سے سے بہرا | اگر کوئی خوش الحانی مرغاں نہیں سنتا
اندھا ہی نہیں کرتا ہے قدرت کا نظارا | کیوں جاہل مطلق کو خیال ایسا ہو پیدا

کیا جانے نہیں علم جسے کچھ عربی کا
قرآن میں ہے تذکرہ معراج نبیؐ کا

محبوب خدا اشرف مخلوق خدا تھے | محبوب خدا باعث ایجاد ورا تھے
محبوب خدا ان کا ہے محبوب خدا تھے | رتبے تھے جو حضرت کے وہ ہر اک سے سوا تھے

جو دیکھ نہ سکتے تھے کبھی فرش زمیں پر
دکھلانا تھی قدرت وہ انہیں عرش بریں پر

مسافر

جو روح کی سمجھیں تو بدن ہوتا ہی بیجان | ہو دونوں کی سمجھیں تو ہے خارج از امکان
مشکل نہیں ہوتی یہ کسی طرح سے آساں | سمجھے کوئی کیا خاک یہاں عقل ہے حیراں

کیونکر ہو علاج اس مرض بیخبری کا
چلتا نہیں کچھ زور قیاس بشری کا

مسافرنواز

نہ روح کی سمجھو نہ بدن کو کہو بے جان | دونوں کا سمجھنا ہوا کیوں خارج از امکان
ہوتی ہے مسافر کی یہ مشکل بھی آساں | ہے بہر جو ہو جاتا ہے آسانی میں حیران

کرتا ہوں علاج اس مرض بیخبری کا
چلتا نہیں کیوں زور نیاریں بشری کا

سب جملہ حکیمان جہاں اسکے ہیں قائل | ہوئے جو صفت نوع کے اک فرد میں شامل
ہو سکتا ہی وہ دوسرے انواع میں حاصل | پھر کونسی شے ہو گئی ہے بیچ میں حایل

گمراہ مسافر کو جو بڑھنے نہیں دیتی
اور کو معراج پہ چڑھنے نہیں دیتی

یقیلیس ہزاروں ہی اسی دہر میں پیدا | سرعت سی ہے جن سبکو ملا فطرتاً اُڑنا
پھر وید بھی تعلیم یہی سب کو ہے کرتا | تھے جتنے رشی عابد و معبود زمانہ

وہ جانتے تھے تا عالم بالا پہ تفریح
معراج کی پھر چاہئے ہو کس لئے تشریح

مسافر

معراج کا کچھ بھید کسی نے نہیں پایا | اللہ نے کیوں بندہ کو پاس اپنے بلایا
معلوم نہیں دل میں یہ کیا اُس کے سمایا | کیوں اپنی خدائی کا خیال اسکو نہ آیا

کچھ رشتہ نہ تھا ایسی قرابت ہی نہیں تھی
ظاہر میں کوئی وجہ عنایت ہی نہیں تھی

مسافر نواز

معراج کا کچھ بھید مسافر نے نہ پایا | سمجھا نہ کہ اللہ نے کیوں پاس بولایا
از رہ جہالت کا گماں دل میں سمایا | ہم سمجھے کہ کیوں اُسکی سمجھ میں نہیں آیا

علم عربی کی تو لیاقت بھی نہیں تھی
اور پھر کسی عالم کی عنایت بھی نہیں تھی

ہم کہہ چکے اللہ نے کیوں پاس بولایا | معراج تھی اک روح کی تقدیس کا نقشا

ر جسم نے بھی روح کا پیچھا نہیں چھوڑا | پھر جسم بھی میل طبعی کی طرف آیا

جب ختم یہ حالت ہوئی جسم آیا زمیں پر
تھا قرب یہ اعلی ہو گئے عرش بریں پر

اور قربت جسمانی کا شک ہو نہیں سکتا | خلاق جہاں شکل و بدن کچھ نہیں رکھتا
اور مسمریزم سے بھی یہی ہوتا ہے پیدا | اُٹھتا ہی بدن ہوتا ہے جب روح کا غلبا

جس بات میں حکمت ہو خداوند جہاں کی
اسمیں نہیں حاجت ہے کسی شرح و بیاں کی

مسافر

کرتا نہیں عاقل ہے بلا وجہ کوئی کام | اور بے سبب آغاز ہی ہوتا ہے نہ انجام
کیا کہنا تھا کچھ کان میں مخفی کوئی پیغام | اللہ و نبی دونوں ہی اس سے ہوئے بدنام

معراج سے انکار تھا کل اہل عرب کو
پر ہیبت شمشیر نے قایل کیا سب کو

مسافر نواز

عاقل نہیں کرتا ہے بلا وجہ کوئی کام | اور بے سبب ہی آغاز ہی ہوتا ہے نہ انجام
پھر پہنچائے مسافر کو کوئی میرا یہ پیغام | خود سمجھے نہ تم اور کیا اللہ کو بدنام

معراج کا اقرار تھا کل اہل عرب کو
اصلیت معراج نے قایل کیا سبکو

معراج ہوئی قبل ہی ہجرت سے نبیؐ کی | جس وقت مسلمانوں کی تعداد بھی کم تھی
کفار عرب زیادہ تھے ہیبت انہیں کیسی | پہونچائی جو حضرت نے یہ منت انکو ہی کافی

جب مطمئن اُن سب کے ہوئے قلب تو مانا
جب طاقت شک دل سے ہوئی سلب تو مانا

صبح شب معراج وہ محبوب خدا کا
اس فکر میں تھا ہے یہ عجب ماجرا سارا
کس طرح سے لوگونکو یقیں آئیگا اسکا
اتنے میں ابوجہل بھی اُس راہ سے گذرا

کہنے لگا چپ کیوں ہو بتاؤ تو ہمیں بھی
ہے کوئی نئی بات سناؤ تو ہمیں بھی

حضرت نے سنایا اُسے معراج کا قصہ
وہ دشمن ایمان خدا دل میں یہ سوچا
گو ہمنے انہیں پایا ہے ہر امر میں سچا
پر ہاتھ ہمیں آج یہ موقعہ لگا اچھا

یہ امر اہم ان سے بثابت کبھی ہوگا
ہووینگے ذلیل آج یہ سب سے یہی ہوگا

مجمع میں بیاں کرنیکو حضرت سے کہا پھر
جس وقت ہوئے جمع وہ سب منکر و کافر
حضرت نے بیاں کردیا سب قصہ تا آخر
تبلائیں اُنہیں باتیں جو تھیں مخفی و ظاہر

جو جو کہ سوال آپ سے اُن سب نے کئے تھے
حضرت نے جواب اُنکے بہت ٹھیک دیئے تھے

تبلایا اُنہیں بیت مقدس کا بھی نقشہ
تھا اُن کو ملا راہ میں جو قافلہ آتا
حال اُسکا بیاں آپنے اُن سے کیا پورا
تصدیق ہوئی فرق سرمو بھی نہ نکلا

تحقیق نے قایل کیا کل اہل عرب کو
یا ہیبت شمشیر نے قایل کیا سب کو؟

مسافر

جبریل سے کیا کام نکلتا نہیں دیکھا
کیا اور بہانہ کوئی چلتا نہیں دیکھا
کیا کام خدائی کا سنبھلتا نہیں دیکھا
کیا باغ ارم پھولتا پھلتا نہیں دیکھا

تھا شوق ملاقات رسول عربی کا
پھر وانہ سبب کیا تھا نبی کی طلبی کا

مسافر نواز

کیا شنل کوئی اور نکلتے نہیں دیکھا | یا جادو کا اچھر کوئی چلتے نہیں دیکھا
یا بار جہالت کا سنبھلتے نہیں دیکھا | یا نخل حمق پھولتے پھلتے نہیں دیکھا

جب علم نہ تھا آپ کو کچھ عربی کا
پھر کیا تھا سبب ایسی جہالت طلبی کا

جس چیز کو پکڑا اُسے تا حشر نہ چھوڑا | بس کہتے چلے جاؤ کہ اک ٹانگ کا مرغا
روکا تو وہی بڑھیا کا ٹوٹا ہوا چرخا | دوہراؤ وہی عقل کی معراج کا قصہ

ثابت قدمی ہی یہی آئے جہاں آئے
دوزخ میں بھی جاتا ہے اگر پاؤں تو جائے

مسافر

جس جس نے اس افسانہ پہ پہلے کیا صاد | اک بی بی تھی اک دوست تھا اور اک تھا داماد
ارباب تفاسیر کو نام اُنکے نہیں یاد | ابوبکر و علی عایشہ سنتے ہی ہوئے شاد

علامہ گرتی ہو | کی اپنوں نے تصدیق جو محبوب خدا کی
بیگانوں کو جرأت نہ ہوئی چون و چرا کی

مسافر نواز

ہر شخص نے معراج کے قصہ پر کیا صاد | مخصوص نہ زوجہ تھی نہ تھے دوست و داماد
اب بھول نہ جاتا کبھی کر لینا اسے یاد | کیا عایشہ ابوبکر و علی سب ہی ہوئے شاد

تصدیق کی کل لوگوں نے محبوب خدا کی
باقی نہ کوئی وجہ رہی چون و چرا کی

گھر والے تو حضرت کو سمجھتے ہی تھے سچا | سچ جانتے کیونکر نہ وہ معراج کا قصہ
پھر امروں کا اس وجہ سے انکار نہ کرنا | ہے آپکی اس منطقی تیزی کا نتیجہ

دو تین نے تصدیق کی محبوب خدا کی
لاکھوں کو نہ جرأت ہوئی پھر چون و چرا کی

اب ہمنے مسافر کی صداقت پہ کیا صاد — آپ آئے رد پر تو ہے تنہا دل ناشاد
گو ساری مثالوں سے ہیں ہر وقت بر آباد — سچ ہے کہ نہیں رہتا ہی جھوٹے کو کبھی یاد

پہلے کہا ڈر سے نہ کہ تحقیق سے مانا
اب کہنے لگے اپنوں کی تصدیق سے مانا

مسافر

جو حاوی کل ہے وہ ہر اک جا پہ ہے موجود — پھر آمد و رفت اسکی ہے ناممکن و بیسود
منظور بلا وجہ تھی کس کی اسے بہبود — کرتا وہ کسی کو نہیں مقبول نہ مردود

معراج کا کوئی بھی سبب ہو نہیں سکتا
جو حکم دے اس طرح وہ اب ہو نہیں سکتا

مسافر نواز

گو تم میں جہالت کی ہر اک بات ہے موجود — تم ہو نرا [illegible] تمہیں سمجھانا ہے بےسود
منظور تمہاری ہمیں ہر وقت ہی بہبود — پر کیا کریں جب تم ہوئے ہر اک کے مردود

تم مانو نہ اسکا تو سبب ہو نہیں سکتا
شیطان مگر قابل رب ہو نہیں سکتا

ہے حاوی کل خالق بے جسم ہمارا — وہ بحر ہے جس کا نہیں پیدا ہے کنارا
سکھلاتا ہے برعکس تمہیں دین تمہارا — یوں لکھ گیا ہے ہند کا [illegible] پیر سنجارا

وہ پیر کہ جس پیر کے ہیں آریہ چیلے
وہ جن کہ جو مرنے پہ بھی ہر سر پہ ہیں کھیلے

اس طرح سے جیو آگیا ایشور کے ہے اندر — جس طرح سے پانی میں گھلی ہوتی ہے شکر

گولر میں ہوں جس طرح سے باگڑے برابر | یا دانے جس طور سے اثمار کے اندر

دو بیویاں پیاری ہیں تری لکشمی اسکی

سر پر الگ لکھی ہیں در آنکھیں بھی اسکی

مسافر

اللہ کو کہتے ہیں کہ ہے حاضر و ناظر | ہے مرجع کل حاوی کل اور ہے نادر

موجود نہ تھا کوئی سبب جب کہ بظاہر | ارشاد قریب آپکا پھر کیوں ہوا صادر

اشارہ فرق احمد و خلاق جہاں میں

جتنا کہ ہو دو گوشوں کا فصل ایک کماں میں

مسافر نواز

لاریب کہ ہے اپنا خدا حاضر و ناظر | ہے مرجع کل حاوی کل اور ہے قادر

منظور تھی محبوب کی تعظیم بظاہر | ارشاد قریب آپکا اسنے کیا صادر

اشارہ فرق احمد و خلاق جہاں میں

جتنا کہ ہو دو گوشوں کا فصل ایک کماں میں

از مضمون اسد مطلب یہ مکرر

مسافر

افلاک کا کوئی حکماء سے نہیں قایل | تردید میں اسکے ہیں بہت ساری دلایل

جب علم ہوا کل عربستان سے زایل | سچ سمجھے گئے خلق میں تب ایسی مسایل

جب ہستی افلاک کا اثبات نہیں ہے

پھر قصہ معراج بھی سچ بات نہیں ہے

افلاک کے لاکھوں حکماء سے ہوئے قایل | تا ئید میں اسکے ہیں کروڑوں ہی دلائیل

جب علم ہوا آریوں کی نیند سے زایل | سچ سمجھے تب ان سب نے یہ لایعنی مسایل

کہنے لگے کہ افلاک کا اثبات نہیں ہے

ہے یہ نہ خرافات کوئی بات نہیں ہے

بقراط و ارسطو بھی حکیمان جہاں تھے | افلاک کو مانا ہے بلا شبہ اُنہوں نے
دنیا میں ہیں جس علم سے سب عمر تہانتے | برج اُس میں بھی افلاک کے ہیں بارہ بتائے

اور جتنے منجم ہوئے اس ہند میں پیدا
اثبات تھا افلاک کا اُن سب پہ ہویدا

مسافر

لکھا ہے براق نبوی کا بھی عجب حال | افلاک کو اک آن میں جس نے کیا پامال
تھی ریل سے اور تار سے بھی اُس کی سوا چال | سرعت میں سمجھتا نہ تھا وہ برق کو کچھ مال

پھر شکل و شمایل بھی عجب نام خدا تھی
ہر بات میں دنیا کی بہایم سے جدا تھی

مسافر نواز

گھوڑی کا مسافر کی سمجھ کا تھا عجب حال | کرتی نہ تھی وہ عقل کے میدان کو پامال
رفتار فلک سے بھی کہیں اُس کی سوا چال | کچھ بھی براخفش کو سمجھتی نہ تھی وہ بعال

پھر شکل و شمایل بھی عجب نام خدا تھی
تھی دو غلی اسپ خر و خچر سے جدا تھی

لازم نہیں آتا ہے عدم جہل بشر سے | پھر کیوں ہو براق نبوی سے پھر جاتے
معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہو نقاں کے مسری | موذوں ہیں تمہارے لئے چابک کے اشارے

ہو ہضم نہ کھانا تو طبیبوں کو ستائیں
ہو عقل کی بدہضمی تو پھر کس کو بلائیں

ہیں سرعت رفتاری کی امثال بہت سی | ہے گردش ارض کی بھی مثل ایک بدیہی
یا روشنی کی چال ہے یا برق کی تیزی | ان سب کو خداوند نے سرعت ہی عطا کی

کیوں تمکو براقِ نبوی پر یہ عجب ہے
ظاہر ہیں یہ سب عقل کی تیزی کا سبب ہے

موجود ہیں دنیا میں بہت واقعے ایسے | تحقیق حقیقت ہوئی جنکی نہ کسی سے
حیران ہیں فلسفہ داں سارے جہاں کے | لیکن نہ کسی طرح سے وہ عقل کو پہنچے

اک امر بلا شل کا اقرار نہ کرنا
ہے عجز خداوند کا انکار نہ کرنا

مسافر

زردشت نے بھی دعوے معراج کیا تھا | پہلے یہ دماغی خلل اُسکو ہی ہوا تھا
جن لوگوں نے اکثر سفر ایراں کا کیا تھا | حضرت نے کہیں اُنکی زبانی یہ سنا تھا

پس اُن کی یہ ایجاد کرامات نہیں ہے
در اصل کوئی اسمیں نئی بات نہیں ہے

مسافر نواز

زردشت نے کب دعوی معراج کیا تھا | اور تمکو دماغی یہ خلل کب سے ہوا تھا
کس جا یہ کسی شخص نے ذکر اسکا کیا تھا | یا تمنے زبانی کسی عالم کے سنا تھا

ہے اُس کی یہ ایجاد کرامات نہیں ہے
در اصل کوئی اس میں نئی بات نہیں ہے

بتلاؤ کہ دیکھا تھا کہاں تذکرہ اسکا | یا یہ کہو کس شخص نے اس حال کو لکھا
تب ہمسے جواب اسکا ملے گا نہیں پورا | بے شک جو لکھو تم تو پھر اسکی ہے دوا کیا

دو کوئی سند لکھو حوالہ تو کہیں ہم
یوں بے تکی باتوں پہ بھلا کیسے لکھیں ہم

مسافر

کی جنت و دوزخ کی بھی زردشت نے ایجاد
تھا ہول قیامت کی بیاں کا بھی وہ اُستاد
سب اُسکی کتابوں میں ہیں موجود یہ اسناد
اُن کا ہی سبق آپنے بس کرلیا سب یاد
سرقہ کہیں اُسکو کہ توارد کہیں اُسکو
اے اہل سخن تم ہی کہو کیا لکھیں اُسکو

مسافر نواز

کرتا ہے مسافر بھی جہالت کی وہ ایجاد
جو گر گیا ہے آریوں کے پیر کا اُستاد
سب اُسکی کتابوں میں ہے موجود یہ اسناد
اُسنے بھی جہالت کے سبق کر لئے سب یاد
ہٹ دھرمی کہیں یا کہ جہالت کہیں اُسکو
اے آریو بتلاؤ تمہیں کیا کہیں اُسکو

مسافر

ایک مصرعہ کا ہوتا ہے توارد یہ سنا ہی
اس تذکروں میں ذکر کچھ اسکا بھی لکھا ہی
سرقہ بھی بس اک شعر سے ہوتا نہ سنا ہی
ایسا بھی توارد کہیں دنیا میں ہوا ہے
اس پہ ہے مرا قصہ کروں حل کہاں تک
کیونکر وصل نہیں عقل کو مذہب میں بلا شک

مسافر نواز

حال بڑا خفش کو تو سب نے ہی سنا ہے
تاریخوں میں ذکر اسکا کئی جا پہ لکھا ہے
گمراہ مسافر مگر اوس سے بھی بڑا ہے
اس طرح کا جاہل نہ تو ہوگا نہ ہوا ہے
تعریف کروں اُسکی بیاں تمسے کہاں تک
اک جہل مرکب ہے وہ کچھ اس میں نہیں شک

الراقم مسافر نواز سیتاپوری

مسئلہ تناسخ کی تردید

(سلسلہ کے لئے دیکھو انوار الاسلام جلد ۹ نمبر ۸)

میں - ہندوستان کا ہر کس و ناکس واقف ہے کہ غلام پہلوان کسی سے زیر نہیں ہوا بلکہ غیر ممالک میں بھی اُسکے زور کا شور تھا بڑی بڑی پہلوان اُسکے نام سے کانپتے تھے شاید دیانندجی کی روح اُس میں حلول کی ہوئی تھی - اور کیکر سنگھ اور کلو پہلوان آجکل بڑی سر برآوردہ پہلوان ہیں شاید اُن میں لیکھرام (جنکے واسطے عربی سے چوری کر کے شہید صادق کا لقب دیا گیا ہے) یا اور دوسری کسی بڑے متعصب اعلیٰ درجہ کے نیوگی کی روح ہوگی - پھر وہی اعتراض باقی رہے - کیونکہ اُن میں سے کوئی آریہ نہیں اب اُنکا دوسرا جنم بجز اسکے کہ جانور بنیں اور کیا ہوگا -

آریہ - جناب مولوی صاحب آپ یہ تو فرمائیے کہ آپنے کیسے معلوم کر لیا - کہ دیانند اور لیکھرام کی روحیں انہیں ہیں -

میں - کیا خوب اندھے کے سامنے رونا اپنی آنکھیں کھونا سب کچھ سن گئے مگر پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہماری پہلی تقریر پر غور کیجئے - بالفرض اگر ان میں دیانند اور لیکھرام کی روح نہیں تو خیر اور کسی دوسرے متعصب آریہ کی روح ہوگی کیونکہ آپ سے اعلیٰ درجہ کے جنم میں کوئی مسلمان یا عیسائی یا ہندو کیسے آسکتا ہے - پھر بھی تو اعتراض باقی رہا کیونکہ وہ آریئے جو بڑی کوششوں سے نیوگ جیسی بیشرم تعلیم کو اپنے اوپر لازم کر کے ہون جیسے شرک میں دن رات مبتلا رہکر گوشت جیسی نعمت سے تمام عمر محروم رہکر جانوروں کی طرح سبزی سے شکم پری کر کے اسلام جیسے سچے دین کو بُرا بھلا کہکر دیانندجی کی اندھی تقلید کر کے اسہات کے مستحق ہوئے تھے کہ اُنکو انشبور اچھا

جنم دے قسمت سے اچھا جنم ملا یعنی موٹے تازے قوی الجثہ خوبصورت طاقتور
مالدار مسلمان یا ہندو یا عیسائی بنائے گئے اس جنم میں یا تو گوشت کو نوش جان کرنا
پڑا اور وید مقدس کی تکذیب کرنی پڑی یا گنگا جمنا مہادیو لنگ کی پرستش کرنی پڑی
یا تثلیث کا اقرار کرنا پڑا اور سور وغیرہ کھانا پڑا۔

غرض پہلے جنم میں جن چیزوں سے گھبراتا تھا انہیں چیزوں میں مبتلا ہو کر آیندہ
جنم میں سور ہو کر غلاظت کھانے پر مجبور ہوا۔ آریو تمہارا وید تمہیں کہاں پہونچاتا ہے
ایسی مقدس تعلیم ہے کیا اعلیٰ درجہ کی نجات ہی جو سور بنا دیتی ہے۔ اے آریو اگر
سچے ہو تو بتاؤ مسلمان بادشاہوں اور یورپ کے سلاطین کی روحیں کہاں سے آئیں
اور آیندہ جنم میں کہاں ہونگی۔ اس روز یہاں تک بیان ہو چکا کہ شام ہو جانے
کی وجہ سے تقریر ختم کیگئی پھر بعد مغرب تقریر کرنے کا اقرار کرکے میں و نیز دوسرے مسلمان
حاضرین جلسہ نماز کیواسطے گئے۔ بعد نماز کے بہت جلدی واپس آکر دیکھا گیا تو آریہ
صاحب غائب۔ میں نے خیال کیا شاید موقعہ پا کر کسی معاون کو تلاش کرنے گئے
ہونگے۔ دیر تک منتظر رہا مگر نہ آئے۔ اس اثناء میں اور آریوں سے جو موجود تھے تقریر
کرنے کو کہا گیا۔ انہوں نے اور مسئلہ چھیڑا جس کا ذکر آیندہ کیا جاوی گا۔ مگر پہلے اعتراض
کا جواب کسی نے نہ دیا۔ باقی آیندہ

الراقم خلیل الرحمان منراوری خریدار انوار الاسلام از دہلی چاندنی چوک مسجد علیجان

بیان توکل و عفو آنحضرت صلعم

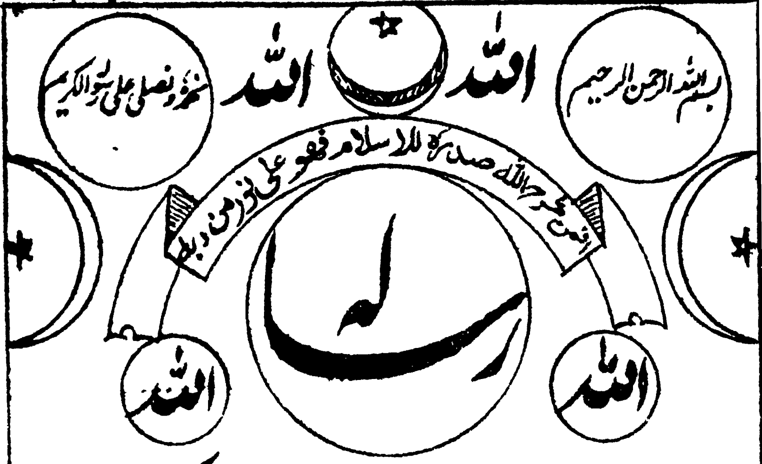
جابر ان هذا اخترط علیّ سیفی وانا نائم فاستیقظت
وهو فی یده صلتا فقال من یمنعك منی فقلت الله ثلثا

بخاری اور مسلم میں جابرؓ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اس آدمی نے مجھپر میری تلوار کھینچی سو میں جاگ پڑا اور اُس کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی تو وہ کہنے لگا کہ تجکو اب کون بچا ویگا میرے ہاتھ سے میں نے تین بار کہا اللہ بچاوے گا۔

ف ۔ عرب میں نجد ایک ملک ہی حضرت وہاں جہاد کو گئے تھے جب اُدھر سے پھرے تو ایک جنگل میں جس کے علیحدہ علیحدہ درخت تھے اُترے حضرت صلعم ایک درخت کے نیچے تلوار اُس میں لٹکا کر سو گئے حضرت کے اصحاب اور درختوں کے نیچے جا کر سو رہے اتنے میں ایک کافر آیا حضرت کی تلوار کھینچ کر حضرت سے کہنے لگا کہ اب تجکو کون بچاویگا حضرت نے فرمایا کہ خدا مجکو بچاویگا سو خوف کے مارے اُسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی حضرت نے اُٹھالی اور اُس سے کہا کہ بھلا تجکو اب کون بچاویگا اُس نے عاجزی اور منت کی حضرت نے معاف کر دیا۔

مصابیح میں معاویہ بن حکم رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ۔ اتنے میں ایک آدمی نے چھینکا میں نے کہا یرحمک اللہ لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا میں نے کہا کہ تمکو کیا ہوا ہے جو مجھ کو دیکھتے ہو تو وہ لوگ اپنی رانیں کوٹنے لگے تب میں سمجھا کہ مجکو چپکا تے ہیں تو میں چپ رہا ۔ پھر جب حضرت نماز پڑھ چکے ۔ تو حضرت ہ کے قربان میں نے ایسا نرمی سے بتانے والا نہیں دیکھا قسم خدا کی نہ مجکو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا ۔ اس سے معلوم کہ چھینک کا جواب دینا اور بات کرنا نماز میں درست نہیں۔

ایکبار مدینہ میں ایک گھر مع آدمیوں کے جل گیا تب حضرت ہ فرمایا کہ سوتے وقت آگ ہو یا چراغ ہو بجھا دینا سنت ہے ✣



انوار الاسلام

یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء

آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسی

اوایل صدر اسلام میں جبکہ اللہ تعالی کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلعم مبعوث ہوئے تو آپ صلعم کو وہ قدسی قوت عطا ہوئی کہ جس کے قوی اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جان نثار مسلمان پیدا ہوگئے۔ آپ کی جماعت ایک ایسی قابل قدر اور قابل رشک

جماعت تھی کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ نہ حضرت موسیٰؑ کو ملی اور نہ حضرت عیسیٰؑ کو۔ ہم نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا بلکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہونچی ہوئی تھی۔ اُسکو پوری طور پر بیان ہی نہیں کرسکتے۔ حضرت موسیٰؑ کی جماعت تو ایسی شریر اور کج فہم تھی۔ کہ وہ حضرت موسیٰؑ کو پتھراؤ کرنا چاہتی تھی۔ بات بات میں سرکشی اور ضد کرتے تھے۔ توراۃ کو پڑھو تو معلوم ہوجائیگا کہ اُن کی حالت کیسی تھی۔ وہ ایک سنگدل قوم تھی کیا توراۃ میں اُنکو رضی اللہ عنہم کہا گیا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ وہاں تو ٹیڑھی سرکش اور شریر وغیرہ ہی لکھا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی جماعت وہ اُس سے بدتر تھی جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ خود حضرت عیسیٰؑ اپنی جماعت کو لالچی اور بے ایمان کہتے رہے بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو تو تم میں یہ برکات ہوں۔ وہ برکات ہوں غرض وہ اور حضرت موسیٰؑ اپنی جماعت سے ناراض ہی گئے اور انہیں ایک وفادار جماعت کے میسر نہ آنیکا افسوس ہی رہا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ توراۃ میں اور نہ انجیل میں کہیں بھی اُنکو رضی اللہ عنہم نہیں کہا گیا۔ بلکہ برخلاف اسکے جو جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی تھی اور جس نے آپکی قوت قدسی سے اثر پایا تھا اُس کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے:۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

اسکا سبب کیا ہے؟ یہ آنحضرتؐ کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرتؐ کے وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدمؑ سے لیکر آخر تک کسی کو نہیں ملی۔

سچا مومن کون ہے؟

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرے

یقیناً سمجھو کہ جبتک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں ہے یہ نری لاف وگزاف ہی زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو۔ اور انسان کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا کیونکہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دیدیا۔ اور اُس کی پرواہ بھی نہ کی۔ جان سے بڑھکر اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ مگر صحابہ رضؓ نے اُسے بھی آنحضرت صلعم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائیگی۔ یا بچے یتیم رہجائینگے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اُسی آرزو میں رہے کہ خدا کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔ ہمیں ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرتؐ کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے کہ کیسی با برکت وہ قوم تھی اور آپؐ کی قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہونچا دیا۔ غور کر کے دیکھو آپؐ نے ان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ایسا تھا کہ تمام محرمات اُن کے نزدیک شیر مادر کی طرح تھیں۔ چوری شراب خوری۔ زنا۔ فسق و فجور سب کچھ تھا غرض کونسا گناہ تھا جو ان میں نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلعم کی فیض صحبت اور تربیت سے ایسا وہ اثر ہوا اور اُن کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلعم نے اُسکی شہادت دی اور کہا اللہ اللہ فی اصحابی گویا وہ بشریت کا چولہ اُتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور اُن کی حالت ہی فرشتوں کی سی ہو گئی تھی۔ جو یفعلون ما یومرون کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ رضؓ کی ہو گئی تھی۔ اُن کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے۔ اُنکا اپنا کچھ رہا ہی نہیں تھا۔ نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ اور اسلئے وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے

قرآن شریف اُنکی اس حالت کے متعلق فرماتا ہے منهم من قضی نحبہ ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا - یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہوجانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہوجاوے مگر اصحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ اُنہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب اُنہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دیدو - پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرلو - یاد رکھو کہ جس کا اُصول محض دنیا ہے اور پھر وہ اسلام میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اسلام میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اسلام میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہوجاؤنگا یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لیجانے والا خیال ہے خدا تعالیٰ کبھی اُس شخص کو جو محض اسی کا ہوجاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اُسکا متکفل ہوجاتا ہے - اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اسکی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے - ہم سچ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہی کو پیار کرتا ہے اور اُنہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے - اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اُس کی اولاد تباہ و برباد ہوجاوے - دنیا اُن لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں - کیا یہ سچ نہیں ہے؟ کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہوسکتا کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی اور کسی قسم کی آسایش اور راحت میسر نہیں آسکتی - دولت ہوسکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئیگی؟ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو -

غرض ہمیں افسوس آتا ہے جب ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہیں کہ یہ تھوڑی سے ابتلا سے بھی رہائی نہیں وجہ یہ ہی کہ ابھی تک ان میں وہ قوت ایمانی نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے

ھی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدا کی ستاری کرا رہی ہے لیکن جب کوئی ابتلا اور
زمایش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کرکے دکھا دیتی ہے۔ اُس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی
ہے اپنا پورا اثر کرکے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے فی قلوبہم مرض فزادھم اللہ مرضا۔
یہ مرض ابتلا ہی کے وقت بڑھتی اور اپنا پورا زور دکھاتی ہے خدا تعالی کی یہ بھی عادت ہے
وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو شخص اپنے دل میں ایک نور رکھتا ہے اللہ تعا
س کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل میں خباثت اور شرارت رکھتا ہے
سکو بھی کھولکر دکہا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ یقیناً سمجھو کہ اللہ تعالی کے
نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں ہیں جنکی پوشاکیں عمدہ ہوں اور وہ بڑے دولتمند اور خوش خو
ہوں بلکہ اللہ تعالی کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور
خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو۔ نہ پہلے امر کی طرف
تم کو چاہیئے کہ تم خدا تعالی کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو۔ اور اُسی کو مقدم کر لو۔ اور اپنے لئے
آنحضرت صلعم کی پاک جماعت کو نمونہ سمجھو اُن کے نقش قدم پر چلو۔ ہم ابھی بیان کر چکے
ہیں کہ وہ ایک ایسی صادق جماعت تھی جو اپنے ایمانی قوتوں کے لحاظ سے جان فدا کرنے
میں بھی دریغ نہ کرتی تھی۔ بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ اُس کی نظیر
مل سکتی ہی نہیں جب ہم دوسری قوموں کا اُن سے مقابلہ کرتے ہیں تو اُن کی عظمت
اور شوکت کا اور بھی دلپر اثر ہوتا ہے اور جس قدر غور کرتے جاویں آپؐ کے مراتب اور
مدارج پر حیرت ہوتی ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالی نے کیسی قوت قدسی عنایت فرمائی
تھی اور اس میں ایسی تاثیر اور طاقت رکھی تھی کہ صحابہ جیسی جان نثار قوم آپؐ نے تیار
کی آپؐ ایسی قوم چھوڑ گئے جو خدا ہی کے لئے قدم اٹھانے والی تھی وہ خدا تعالی
کی راہ میں ایسے سرگرم اور تیار تھے اور اس راہ میں انہیں جان دیکر ایسی خوشی ہوتی تھی
کہ آجکل کے دنیاداروں کو کسی مقدمہ کی فتح سے بھی وہ خوشی نہیں ہو سکتی۔ وہ بالکل خدا

خدا ہی کے ہو گئے تھے - ایسی زبردست اور بے مثل تبدیلی کوئی نبی اپنی قوم میں پیدا نہیں کر سکا - لکھا ہے کہ ایک صحابی جنگ کر رہا تھا اس نے دشمن پر تلوار ماری لیکن وہ تلوار دشمن کے تو نہ لگی اُلٹ کر اُسی کے آ لگی بعض نے کہا کہ وہ شہید نہیں ہوا - اسی آنحضرتؐ کے پاس لائے تو اُسنے آنحضرت صلعم سے پوچھا کہ میں شہید نہیں ہوا اس لئے کہ اُسے اس بات کا سخت غم تھا آپ نے فرمایا کہ تجھکو دو شہیدوں کا ثواب ملیگا اس لئے کہ ایک تو تو نے دشمن پر حملہ کیا دوسرے خود ہی راہ میں مارا گیا بات کیا تھی ؟ صرف یہ کہ وہ نہ چاہتے تھے کہ یہ مرتبہ شہادت ہم سے رہ جائے یہ بالکل سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو اپنی محبت سے بھر دیا تھا اور اتنا ہی نہیں تھا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت اور معرفت الٰہی میں اعلیٰ درجہ تک پہونچ گئے تھے اور اسی وجہ سے اُن کی عقل - فہم اور فراست میں بہت بڑی ترقی ہو گئی تھی - ایک انگریز جب آنحضرتؐ اور حضرت مسیح کا مقابلہ کرتا ہے تو وہ لکھتا ہے کہ صحابہ رضؓ میں علاوہ اسکے کہ انمیں صدق اور ایمان کی وہ طاقت موجود تھی کہ آنحضرتؐ کے لئے سر دینے کو تیار ہو جاتے تھے اور ایسی جگہ کھڑے ہوتے تھے جہاں بجز جان دینے کے اور کوئی چارہ ہی نہ ہوتا تھا لیکن برخلاف اسکے مسیح کے حواریوں کی یہ حالت تھی کہ خود انہی میں سے ایک نے تیس روپیہ لیکر پکڑوا دیا اور دوسرے اُنکے پاس سے بھاگ گئے اور دو گھڑی بھی اُسکے ساتھ نہ ٹھہر سکے سامنے کھڑے ہو کر ایک نے لعنت کی - ایسے حواریوں کو صحابہ رضؓ کے ساتھ کیا نسبت اور کیا مقابلہ - پھر عقلی طور پر مقابلہ کر کے لکھا ہے کہ حواریوں کی تو یہ حالت تھی کہ وہ ایک گاؤں کا انتظام کرنے کی بھی قابلیت نہ رکھتے تھے برخلاف ان کے صحابہ رضؓ نے علوم سیاست اور حکمرانی میں وہ کمال دکھایا اور ایسی اعلیٰ قابلیت کا ثبوت دیا کہ آج اسکی نظیر نہیں مل سکتی اُنہوں نے ایک عظیم الشان سلطنت کا انتظام کیا - حضرت عمرؓ اور حضرت ابو بکرؓ کا نمونہ موجود ہے - حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی خلافت میں ایسا خطرناک

فتنہ پیدا ہوا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو سخت مشکلات کا سامنا تھا مگر حضرت ابوبکر رضؓ نے خدا تعالیٰ سے تائید پا کر اس فتنہ کو اور جو جنگلی بادیہ نشین مرتد ہو گئے تھے انکو سدھارا اور درست کیا۔ غرض باوجود صحابہؓ کے کہ وہ تیار شدہ تھے اور صدق وسلور سے بھرے ہوئے تھے تاہم اللہ تعالیٰ انکو فرماتا ہے لولا نفر من کل فرقۃ طائفۃ یعنی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تفقہ فی الدین کریں یعنی جو دین آنحضرتؐ نے سکھایا ہے اس میں تفقہ کر سکیں یہ نہیں کہ طوطے کی طرح یاد ہو اور اس میں غور اور فکر کی مطلق عادت اور مذاق ہی نہ ہو اس سے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جو آنحضرتؐ چاہتے تھے اور وہی غرض ہماری ہے یعنی محل اور موقع کے حسب حال جواب دے سکیں مناظرہ کر سکیں لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہیں ہو سکتے اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جائیں بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت اور گروہ میں سے ایک ایک آدمی ہو اور گویا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام کر سکیں اس لئے بھی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہیں ہوتا (باقی دارد)۔

نیوگ کے بھوگ
یا
ویدک روگ

جب کبھی آریاؤں کو ان حیا سوز ناگوار اور تلخ واقعات کی پیش آمد کے خطرات سے متنبہ کیا جاتا ہے جو عموماً زن و مرد کی اتفاقیہ نظر بازی سے وقوع پذیر ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ یکجائی تنہائی کا تنہا پائی باہمی گفتار اور بوس وکنار سے گذار کر انکو نطفہ کی امداد

کے لئے کھلم کھلا بیحیائی کے بازار میں بٹھا دیا جائے تو بعض وہ دیا نندی جنکے اندازہ سے زیادہ روشن دماغی نے انکی دیدہ بصیرت کو چوندھیا دیا ہے - یہ لنگڑا بہانہ پیش کر دیا کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں نیوگ بھوگنے کی آگیا کیول انہی لوگوں کو ہے جو اس کلجگ کے یوگ لائق ہیں یعنی برہمن کھشتری - اور ویش چونکہ وہ شریفانہ خصایل سے منصف اور پاجیانہ اخلاق سے متنفر ہونے ہیں انکی اندریاں مغلوب ہوتی ہیں اس لئے اُن سے ایسے افعال کا سرزد ہونا محال ہے اور شودروں کے غیر مجاز ہونے کی یہی وجہ ہے کہ مبادا وہ ان خرابیوں میں مبتلا ہو جائیں جنکی طرف آپ کا اشارہ ہے -

جواب بطرز صواب

دانشمند مہاشو! یہ بات آپ سے پوشیدہ نہیں ہے کہ نیوگ وہ زنا ہے جو بعض مخصوص حالتوں میں خاص خاص ضرورتوں کے لئے مباح سمجھا گیا ہے - پس ان لوگوں کو جو اس زناکاری کے قابل سمجھے گئے ہوں ایسے معصوم و عفیف بتانا اور اسقدر بڑھانا چڑھانا گو یا آسمان تقدس کے قدوسی ہیں کسقدر بیجا تعلی ہے -

نادان سے نادان انسان بھی اس بات سے انجان نہ ہوگا - کہ پوری پوری نیکی حاصل کرنے کے واسطے چھوٹی سے چھوٹی بدیوں سے بھی دور رہنا لابدی ہے بلکہ ان مباح کاموں سے بھی بچے رہنا ویسا ہی ضروری ہے جنسے کسی وقت بدی میں مبتلا ہو جانے کا خدشہ ہو - کیونکہ انسانی طبیعت پستی گناہ کی جانب اسی طرح مایل رہتی ہے جس طرح آسمان کی طرف پھینکا ہوا پتھر زمین پر گرنے کے لئے بقول خاکسار عبدی ؎

فراز بام سے گرتے ہوئے کچھ دیر لگتی ہے + بدی میں مبتلا ہونے مگر لگتا نہیں عرصہ

یقیناً نفس ایک بڑی شوخ اور بے چین ہستی ہے - جیسا کہ کبیر جی کا قول ہو سہ

من لوبھی من لالچی من چنچل من چور
من کا کہا نہ مانئے من کے من ہیں اور

شہوت سے بھرے ہوئے نامحرم زن و مرد کے بے حجابانہ اور برہنہ خلوت میں وہ کبھی نچلا نہیں بیٹھ سکتا بلکہ ہزاروں فتنے اُٹھائیگا - پس جو شخص اس طرح نفس کے پُرزور ہاتھوں میں چھوڑ دیا جائے وہ کسی طرح اُس کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہ سکتا - اس کا دھرم کی حدود میں مقید رہنا ع

مشکل اگر نہیں ہے تو آسان ہی نہیں

اگر آپ کو میرے کہنے کا باور نہ ہو تو لیجئے ! منوجی مہاراج شہادت کے لئے حاضر ہیں - سنو ! -

मात्रा स्वस्रा दुहित्रा वा न विविक्तासनो भवेत। बलवानिन्द्रियग्रामो विद्वांसमपि कर्षति।

ترجمہ ماں بہن اور پُتری کے سنگ بھی اکیلا نہ بیٹھے - کیونکہ اندری بلوان ہیں وے وِدمان کو بھی اپنے بس کر لیتی ہے -

کیوں جی ! جب علما کی اندریاں اسقدر بلوان ہیں کہ منوجی مہاراج کے خیال میں وہ فطرت کی مضبوط زنجیروں کو بھی تُڑا کر عفت کے محکم قلعوں کو مسمار کر سکتی ہیں یعنی تنہائی میں اس فطرتی نفرت کو بھی پس پشت ڈال دیتی ہیں جو انسان کو اپنی ماں بہن اور بیٹی کے ساتھ ہمبستر ہونے سے متنفر کرتی ہے تو آپ کا غیر محرم مردوں اور عورتوں کو کھل کھیلنے کے واسطے کھُلے دل سے کھُلے خزانے کیا اجازت

وبدبنیا - آئینِ شرم و حیا اور قوانینِ غیرت و نہاد سے کسقدر برخلاف ہی - اور طریق دور اندیشی سے کیسا بعید -

میرے دوستو! میں تم سے سچ کہتا ہوں - کہ جیسا سنگھم یعنی اتصال کے بعد دو دریاؤں کے پانیوں کو علیحدہ علیحدہ کرنا محال ہے - ویسا ہی سماگم یعنی وصال کے پیچھے زن و مرد کے دلوں کو باہمی محبت سے خالی کرنا وہم و خیال ہے - دو ہمجنسوں کے پورے ملاپ اور کامل اتصال کے بعد جدائی ویسی ہی موجب درد و الم اور مایہ رنج و غم ہے جیسی اعضائے جسمانی کی باہمی علیحدگی - اگر تم ایک دفعہ کوئی لذیذ اور خوشگوار خورش کھا لو تو اُسکا مزہ عمر بھر دل سے نہیں بھولتا - اور پھر کھا لینے کے لئے طبیعت للچاتی رہتی ہے - پس جب معمولی چیزوں کی خواہش و رغبت اس طرح دل میں گھر کر لیتی ہے تو غور کر لیجئے کہ اپنی جنس کے ساتھ جو تعلق پیدا ہوگا وہ کس درجہ کا ہوگا؟ -

مثال کے طور پر میں تمکو اپنے ایک نیک خیال دوست کی داستان عبرت عنوان سناتا ہوں جو اُس نے خود مجھ سے ایک درد بھرے لہجے میں یوں بیان کی -

حکایت

عنفوان شباب میں ناگہاں میں ایک ماہ پارۂ عابد فریب دشمن صبر و شکیب سے دوچار ہو گیا - نگاہیں برابر ہوتے ہی آہیں آسمان پر جا پہونچیں - خدا جانے کہ وہ نظریں تھیں یا آمنے سامنے سے چھوٹتے ہوئے دو جگر دوز تیر کہ جنکے پڑتے ہی دو نو مقابل کلیجہ مسوس کر رہ گئے - نہ لب گفتار نہ یارائے رفتار (مثنوی)

تھی نظر یا کہ جی کی آفت تھی + وہ نظر ہی وداع طاقت تھی
ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ + صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ

لہ اس سادی عبارت میں اشارتاً یہ تنبیہ ہی کہ سرحد بیوگ سی تجاوز کر کے کہیں یارانہ ہی نہ گانٹھ لیں - کیونکہ ایسی صورت میں یہ بہت سہل ہے - عبدالحق ؏

تھوڑی دیر تو ساکت و ساکن بُت سے بنے کھڑے رہے۔ مگر ذرا حواس بجا ہوئے۔ تو بایں اندیشہ کہ مبادا کوئی رقیب تاڑ جائے چھاتی پر صبر کی سل دھر با دل بیقرار و دیدہ اشکبار اپنی اپنی راہ لی۔ آہ ؎

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو

یہ درد وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

المختصر وہ دل جو کثرت اذکار کے انوار سے ثانی بیت خدا بن رہا تھا۔ اب تصور صنم کی وجہ سے بتکدہ ہوتا چلا تھا۔ چنانچہ کسی کا قول ہے۔ ؎

دل اس بت پہ شیدا ہوا چاہتا ہے

یہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہے

روز بروز خوف خدا اور حجاب حیا دلوں سے اُٹھتے گئے۔ یہانتک کہ یا تو آغاز میں صرف دیدار پر اصطبار تھا۔ یا اب دیدار سے گذر کر گفتار اور گفتار سے بڑھ کر ہمکنار ہونے پر بھی قرار نہ رہا۔ صبح و شام انہی اشغال میں تمام ہونے لگے ؎

دن کو تو جام سے گذرتی ہے ✤ شب دلارام سے گذرتی ہے

عاقبت کی خبر خدا جانے ✤ اب تو آرام سے گذرتی ہے

نور ایمان دل سے ایسا سلب ہو گیا کہ گناہ و ثواب اور خطا و صواب میں امتیاز ہی نہ رہا۔ ہاں جب کبھی رقیبوں کی جاسوسی سے عین موقعہ پر پردہ فاش ہو جانے تک نوبت پہونچ جاتی۔ تو البتہ توبہ کی سوجھتی اور بہزار عجز و نیاز یوں دعا مانگتے۔ کہ اے خطا پوش و عطا پوش اگر تو اسوقت پردہ رکھ لے تو پھر کبھی ایسی سیاہ کاریوں کے نزدیک نہ پھٹکیں گے ؎

تو گفتی ہر آنکس کہ در سیخ و تاب ✤ دعائے کند من کنم مستجاب

چو عاجز رہانندہ دانم ترا ✤ دریں عاجزی چوں نخوانم ترا

در پڑے کی دستگیری کیجئے
دو جہاں میں آبرو رکھ لیجئے

لیکن بقول نوردوا العادوا لما نہوا جونہی امن کی صورت نظر آئی۔ پھر وہی بیخوفی وہی بے پروائی۔ شعر

ہماری توبہ بھی توبہ ہے کوئی ای ساقی + ابھی جو دیکھنے بدلی وہیں بدل جاتے
پیتے دیر۔ نہ توبہ کرتے۔ کیسے ہم کیسی توبہ

تو پھر ایمان سے کہنا کہ وہ کون کون سی بے اعتدالیاں ہونگی جو ظہور میں نہ آئینگی اور کیسے کیسے طوفان بے تمیزی ہونگے جو نہ اٹھیں گے؟ لیجئے بتخفیف زحمت کے لئے ہمیں ہتھرہ دیکھ کر بتا دیتے ہیں:۔

نیوگی نیوگنوں کو لے بھاگیں گے...... جب وطن میں دال گلتی نہ دیکھیں گے یعنی لالہ صاحب نیوگن کی نگہداشت سختی کے ساتھ شروع کرینگے۔ اسقاط ہونگے...... جب وصال یار کے مزے خواہش اولاد پر پانی پھیر دینگے بقول خاکسار عبدی سہ

یادِ صنم نے خواہش اولاد دی بھلا
اسقاط پھر کرا دیا کسنے؟ نیوگ نے

شوہر کشیاں ہونگی..... جب کوئی اور صورت خلاصی کی پیدا نہ ہوسکی گی۔ نیوگوں کے پردے میں زنا ہونگے..... کیونکہ طبع انسانی کا ہمیشہ اعتدال پر رہنا دشوار ہے۔

سجن پرشو! آپکے روشن دلوں پر مخفی نہیں ہوگا۔ کہ اس مشروع زنا کی اجازت ان لوگوں کو بھی بڑی فیاضی سے دی گئی جنکے شہوانی جوش میں زیادہ طغیانی پیدا ہو جائے اور اُن سے رہا نہ جائے۔ اب کون ایسا بن مانس ہوگا

جو ایسے ایسے حلقہ بگوشانِ کام دیوتا کو بہی جتیند ری کا معزز لقب دینے سے نہ شرمائے۔ شعر

یمن سُکھ نام رکھی اندھی کا ✤ اور حبشی کو جو کہے کافور؟

[illegible]

میرے مترو! اگر آپ نظر غایر سے ملاحظہ فرمائینگے تو نیوگ کو زنا کا بہی باوا جان پائینگے اس میں اس سے بہی زیادہ مفاسد نظر آئینگے۔ چنانچہ مرقومہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے

موازنہ

زنا	نیوگ
(۱) زناکاری میں نسبوں کی حفاظت نہیں رہتی کیونکہ عورت کو اگر اتفاقاً حمل ٹھیر گیا اور نتیجہ برآمد ہوگیا تو مفصلہ ذیل نتائج پیدا ہونگی (ا) گھر میں ایک اجنبی موجود رہیگا (ب) جو اُسکے خاوند اور دیگر مورثوں کے ترکہ کا وارث بنیگا حالانکہ اُنہیں سے نہیں ہے (ج) اور اپنے آپکو اُنکے ساتھ منسوب کریگا درحالیکہ انکا غیر ہے اور مرد کے زنا سے نسبوں میں اختلاط پڑنے کے علاوہ محفوظ بیویاں فاسد ہو جاتی ہیں اور تلف اور فساد واقع ہوتے ہیں۔	نیوگ میں بہی بعینہ یہی خرابیاں موجود ہیں۔ فرق ہے تو اتنا۔ کہ زنا میں تو یہ خرابیاں کبھی کبھار اتفاقیہ ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر نیوگ سے قصداً۔ ارادتاً۔ عمداً۔ اہتماماً۔ بصد تمنا و آرزو پیدا کی جاتی ہیں بولو شری نیوگ جی کی جے
(۲) عورت کا زنا اگر فاش ہو جائے تو عورت کے جملہ متعلقین ننگ و عار	(۲) اسی طرح نیوگ بھی ان فسادات سے پاک نہیں ہے جبھی تو نیوگ کا نام

کے مارے گویا جیتے جی ہی مرجاتے ہیں۔ بار خجالت سے گردنیں جھک جاتی ہیں اور وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔

(۳) زنا چوری چھپے کیا جاتا ہے چونکہ مشکلات اس میں زیادہ ہیں۔ اس لئے شاذونادر ہوتا ہے لاجرم مذکورہ بالا مفاسد بھی کم پیدا ہوتے ہیں۔

آتے ہی آریاؤں کے چہروں پر سرسوں پھول جاتی ہے ع۔

سحر ہے دور نہر از رنگ فق ایسی سی ہے

(۳) نیوگ دن دیوے کئے جانے کا حکم ہے اور اس کے کرنے میں کسی قسم کا خطرہ نہیں سمجھا جاتا اسواسطے اکثر واقع ہوگا۔ بالضرور یہ مفاسد بھی بکثرت ظاہر ہونگے۔

س زنا کیوں ممنوع ہے ؟۔

جواب کیونکہ اس میں بہت سی خرابیاں اور تباہیاں ہیں۔

. . . .

. . . .

سوال کیا یہ خرابیاں نیوگ میں نہیں ہیں؟

جواب کیوں نہیں؟ بلکہ نیوگ میں تو زنا سے بھی زیادہ ہیں۔

سوال تو کیا نیوگ کو بھی ناجائز ماننا چاہئے۔

جواب دریں چہ شک۔

آسے بھارت کے بھوشنڑو اکلام رشی میں چند ایسے ہی معمے ہیں جنکو حل کرنے سے ہماری عقول عاجز ہیں۔ اس لئے یہ گلمقیاں آپکے حضور میں عرض کی جاتی۔ امید ہے کہ سلجھانے میں دریغ روا نہ رکھیں گے۔ سوامی دیانند منوجی کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

प्रोषितो धर्म कार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षट् यशोर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥

منو (۹-۷۶)

گیا ہتا عورت کا خاوند دہرم کی خاطر پردیس گیا ہوا ہو تو آٹھ سال تک ۔ علم اور شہرت کے لئے گیا ہو تو چھ سال تک دولت کمانے وغیرہ کی خواہش سے گیا ہو تو وہ عورت تین برس تک رستہ دیکھ کر بعد ازاں نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے ۔

(اول) اس اشلوک میں جو متفاوت الاشغال اشخاص کی عورات کو پتی برت دہرم قایم رکھنے کے لئے مختلف میعادیں عطا فرمائی گئی ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا دہرم کی خاطر گئے ہوئے پردیسی کی عورت کو ۸ ہی سال کے بعد شہوت آتی

سلہ شرتیوں اور سمرتیوں میں شاید ہی کوئی ایسا منتر اور اشلوک ہوگا جس کے دوارا پنڈت دیانند صاحب اپنا نیوگ نہ سدھ کرسکتے ہوں ۔ خواہ وہ نیوگ کے متعلق ہو یا نہ ہو ۔ چنانچہ منوسمرتی کے محولہ بالا اشلوک کا ترجمہ تو صرف اتنا ہی ہے ۔ کہ

+ پتی پردیش میں دہرم کارج کے لئے جاوے تو آٹھ برس تک

ودیا "علم" اور جش کی پراپتی "حاصل کرنے" کے نمت "واسطے" جاوے تو چھ برس تک ۔

(کام کی اچھیا "خواہش" کے نمت جاوے تو تین برس تک ۔ پتنی کو آشا دیکھنی چاہئے ۹ - ۷۶ منو ۔

مگر سوامی جی مہاراج نے خدا جانے یہ دمچھلا کہاں سے باندھ دیا ۔ کہ "بعد ازاں **نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے**" سچ ہے ساون کے ..... کو ہر طرف سبزی ہی سبزی نظر آتی ہے ع

ہر چہ آید در نظر از دور پندارم توئی

+ کلوک ۔ نارد اور راگھو لکھتے ہیں کہ اس اودھی پشچات ۔ استری اپنے پتی کے ڈھونڈنے کو جاوے ۔

ہے؟ اور طالب علم کی جورو کو چھ سال اور دولت کمانیوالے کی استری کو ۳ سال کے بعد ہی ستاتی ہے؟ کیا باعث ہی؟ کہ یہی سوامی جی مہاراج ایک جگہ تو۔ اگر جورو کے حاملہ ہونے کی حالت میں مرد سے اور مرد کے مریض ہونے کی صورت میں عورت سے رہا نہ جائے (یعنی شہوت ستائے) تو دونوں کو سال کے اندر اندر نیوگ کر لینے کی بالعموم آگیا دیتے ہیں اور دوسرے مقام میں تین تین چھ چھ آٹھ آٹھ اداس اور تھکا دینے والے دراز سالوں تک بیچاریوں کو فراق یار اور ہجر دلدار میں بحالت زار و بیقرار رہنے کے لئے احکام صادر فرما رہی ہیں دیانندیو! ذرا ترازوئے عدل کی طرف تو نظر ڈالو کہ ایک پلا تو آکاش سے بھی اونچا نکل گیا ہے اور دوسرا پاتال کی تہاہ لینے جا رہا ہے۔

اُف۔ کسقدر بیداد ہے۔ کہ اس البیلی کو جس کا شوہر (بیمار ہی سہی) پاس (تو) ہے ایک برس تک بھی رُکے رہنے کی ضرورت نہیں بتائی گئی۔ جونہی شہوت کا غلبہ ہو فوراً نیوگ کرلے اور وہ بیکس جس کا (اصل) پردیسی (خیر سے) کالی کوسوں پر بیٹھا ہے۔ بیکسی جس کی مونس اور تنہائی جس کی ہمراز ہے۔ اسپر یہ جبر کہ مدتوں صبر کرے۔ سچ ہے موئے کو ماریں شاہ مدار۔

(دوم) جہاں سوامی جی مہاراج نے مسافر و مریض کی عورت کو نیوگ کا حکم دیا ہے۔ وہاں لڑکا پیدا کرلے اور لڑکا پیدا کردے کا پرزعد آرڈر بھی ساتھ ہی نازل فرمایا ہے۔

خیر تو یہ ہمنے مان لیا کہ عورت نیوگ کرسکتی ہے اور وہ ذوق وشوق سے کریگی مگر اولاد (پھر خصوصاً لڑکا ہی) پیدا کرنا تو صرف خدا کے بس میں ہے بلکہ دیانندی اصول کے مطابق تو اس امر میں پرمیشور جی بھی ناچار ہیں۔ کیونکہ اگر عورت سے پہلی جون میں ایسے کرم ہی نہوئے ہونگے جسکے باعث وہ اس جون میں

کسی برخوردار نورچشم راحت جان طولعمرہ کی متعق ہوسکے تو پرمیشر غریب کیا کرسکے گا۔ پھر جس میدان میں سرب شکتیمان جی ہتھیار ڈالے بیٹھے ہوں وہاں عورت ذات کی کیا چل سکتی ہے۔ اے دیانندیو! آپکو یوں نیوگ کی قسم سچ سچ کہنا کہ کسی کو ناممکن کام کا حکم دینا۔ [illegible] اور حماقت ہے یا نہیں؟ ۞

(سوم) سوامی جی [illegible] مسافر کی اولاد [illegible] سے نیوگ کر کے [illegible] لڑکا پیدا کرے کی دفعہ اسپر بھی حاوی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(ب) اور اگر ان عورات کو کسی طرح یہ معلوم ہو جاوے کہ ان میعادوں سے جو سات مہینوں بعد ہمارے شوہر گھر آ جائینگے۔ تو اس صورت میں [illegible] وہی پہلا حکم (نیوگ) بدستور رہیگا۔ یا کچھ اور دستور ہے۔

(ج) اور بجائے اسکے کہ وہ گھر میں بیٹھی ہوئی میعاد کے دن گنا کریں یا بعد انقضائے میعاد بیرج داتوں کی تختہ مشق بنیں۔ کیا یہی بہتر نہیں ہے کہ وہ اپنے خصموں کے پاس چلی جائیں۔ خود آرام پائیں اور ان کو بھی پہنچائیں؟

(د) اور یہ مختلف الاقسام پردیسی بھی بوثر نیوگ سے کسی طرح [illegible] ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر ہو سکتے ہیں۔ تو کیا ان کے لئے [illegible] جو ان کی پتنیوں کے واسطے ہیں۔ یا کچھ اور؟ (باقی آئندہ)

الراقم عبد الحق عباس عبدی از بستی دانشمنداں جالندھر

قصیدۂ نیوگیہ

المعروف بہ

نصاب لاجواب

ہزج کے بحر میں ہے ڈوبتا بیڑا نیوگی کا

مفاعیلاً مفاعیلاً مفاعیلاً مفاعیلاً

زنا ایڈلٹری بیبھچار اگر ممنوع ہیں تو کیا

نیوگ اپنا سلامت ہے تو ہم کو کچھ نہیں پروا

مخنث ہیز عنین ہے پنسک ہیجڑا سغرچا

مرض بیماری علت روگ والے لوگ ہیں مرضی

ضعیف و ناتوان و زار ہے کمزور بیچارا

ہے ابتر بے پسر لاولد جس کے ہاں نہ ہو بیٹا

اگر ان کے دلوں میں ہو تمنائے پسر پیدا

بتایا وید نے ہے خوب ان بیچاروں کو چارا

کہ اپنی اِمْرَأَتْ - زن - جورو - والف - زوجہ - ناری کو
ع ف ع ا ہ

کہیں اسے نیک بیوی اے عروس خویشتن آرا
ع اردو

نہیں تاب و توان و زور کس بل اب رہا مجھ میں
ف س ف

نہ طاقت ہے نہ قوت ہے نہ ہمت ہے نہ ہے یارا
ع ع ع ف

تو جا کر ڈھونڈ کوئی مرد اب ایسا کہ وہ ہووے

قوی بلونت زور آور توانا پہلوان آسا
ع س ف ف ف

منی ایسا اگر مل جائے کوئی - اس سے حاصل کر

مَنی ویرج جسے کہتے ہیں آب پشت اور نطفہ
ع س ف ع

مرام و خواہش و حاجت مراد و آرزوئے دل
ع ف ع ع ف

ترا مقصود اس سے بھی اگر نہ ہو سکے پیدا
ع

تو ہمت حوصلہ اور عزم و استقلال قایم رکھ
ع ع ع ع

کہ ڈھونڈے گی تو پالیگی کہ ہے جوئیندہ یابندہ
اردو ف

یک و دو سہ چہار و پنج تک ہی بس نہیں ہے کچھ

کہ چھ سات آٹھ نو دس تک اجازت ویدہی دیتا

غریب و بے وطن اعنی مسافر اور پردیسی
ع ت ع ہ

کی جورو بھی جو بے خاوند رہ سکتی نہو اصلا

بجھالے وہ بھی اگنی آگ نار اور آتش دل کو
س اردو عربی عطف تفسیری

پیا پے خوب پی پی کر پیالہ وصل دلبر کا

خصم خاوند شوہر بعل شو یعنی پتی کو زن
ہ ف ف ع ف س

ویا زن کو پتی کہدے اگر کچھ بات نازیبا

تو فوراً چھوڑ دیں اس بد زباں کو اور جسے چاہیں

نیوگ اس سے کریں بس یوں نکالیں جوش سب دل کا

وہتر بنت ڈاٹر دختر اعنی لڑکیاں ہی سب
س ع انگریزی ف ہ

اگر پیدا ہوں پھر بھی حکم ہے لے اور سے بیٹا

پسر پتر ابن سن ولد ان یعنی طفل اور لڑکے

نہ جس عورت کے جیتے ہوں اسے بھی حکم ہے پہلا

اگر زن حاملہ پرگننٹ یعنی گربھنی ہووے
ع انگریزی س

پتی برداشت کر سکتا نہو وے جوش شہوت کا
اُسے حاجت نہیں چکلوں میں چکر کاٹنے کی کچھ
گرہستن دیکھ کر کوئی چلا لے اُس سے کام اپنا
علی ہذا القیاس اس استری کو بھی اجازت ہے
پتی جس کا ہو عاجز اور دیتا ہو نہ جوش اس کا
علانیہ کریں ڈنکے کی چوٹ آپ - اور کھلے بندوں
نیوگ پاک میں شرما! نہیں کچھ شرم کی ہو جا
نہ باز آئے ڈھٹائی سے ذرا بھی اُف ری بے شرمی
اگرچہ ہو چکے اکثر ذلیل و خوار اور رسوا
چہ گفتی شرم باشد کاں بہ پیشِ آریاں آید
کہ با بیشرمی نیراا اسرا - ہی ورد ہو جن کا
ذرا ان پاک زادوں کے بتا دو نام ہم کو بھی
نیوگوں کی بدولت جو ہوئے ہیں ظاہر و پیدا
پتری من غیر کے پہلو میں ہو تو کروٹیں بدلے
اکیلا ہائے لالہ - ہٹئے تجھ کو میں کہوں اب کیا

ارے او قلتباں دیوث بیغیرت سمجھ دل میں

کہ جو کچھ کر رہا ہے تو - نہیں یہ فعل انساں کا

گوارا کر نہیں سکتا ہے یہ بے غیرتی کوئی

سور خنزیر شوکر خوک کا ہے یہ خففط خاصا

پئے سگ ماچہ خود ہم سگ ناپاک می جنگد

اگر تجھ نہیں غیرت تو تجھ سے تو بھلا کتا

شب و روز آمد و رفت اسکے گھر ہے بیچ والوں کی

کبھی ہے ایک آتا اور کبھی ہے دوسرا جاتا

اگر بازار میں رن کو بٹھا دیتا تو بہتر تھا

اسے اس بے حیائی سے کر ٹکرا تو کما کھاتا

اگر دل مل گئے باہم بیوگن اور بیوگی کے

تو دونوں ہاتھ سے سر اپنا تو پیٹے گا اے لالہ

فراز بام سے گرتے ہوئے کچھ دیر لگتی ہے

بدی میں مبتلا ہوتے مگر لگتا نہیں عرصا

کسی کا نطفہ اور اس کو سمجھ بیٹھا ہے تو اپنا

دیا انڈا ہے کویل نے مگر ہے سے رہا کوا

بنو ممسک نہ لالہ جی کرو درماں بہشیاری

کہ ہٹ جائے گی جب سنتی تو جھٹ ہو جائیگا بیٹا

خرد عقل و تمیز و دانش و وزڈم نہیں تجھ کو

تیری بدھی پہ صد افسوس کیسا پڑ گیا پردا
سدا اسقاط ہونگے اور نت کچھے گرائے گی

کہیں گر مل گیا لالی کو کوئی لالہ رُو لالا
عبادت بندگی بھگتی پرستش ہے نہ طاعت ہے

سجانا کوئی ہے مردنگ کوئی گا یتری گاتا
حکومت راج دولت سلطنت اپنی ہی بھاتی ہے

کسی کی بادشاہت میں نہیں تجھ کو مزا آتا
کبھی تو میش بھیڑی بنکے ہے مُنہ مارتا گوہ پر

حمیرو آس و خربز کبھی [illegible] پے کھاتا
کبھی سنتوز گربہ کیٹ [illegible]

کبھی ہت رنیٹ موس [illegible] لالہ تو چوہا
قصائی بنکے بیٹے کو کبھی تو ذبح کرتا ہے

رچاتا بیاہ ہے ماتا سے بنکر تو کبھی دولھا
کبھی تو رینٹ پر گرتا ہے مرغی ماکیاں بن کر

سینگ و سرپ و افعی بنکے گا ہے بار ہی کھاتا

گگن - انبر - سکائی - آسماں یعنی فلک ساں تو
نرالے روپ ہے بھرتا نئے نیرنگ ہے لاتا
بناتے گائے کو ماتا ہو تم بھی خوب انساں ہو
جو سچ پوچھو تو لالہ جی ! نرے بچھیا کے ہو باوا
پرستش چارپایوں کی کرے انسان کیا معنے
تجھی سے گاودی کو راس ہوگی یہ گئو پوجا
زنا کی گرم بازاری نہ ہو کیوں ان میں عبدالحق
سمجھتے نطفہ اندازی کو ہوں جو جود اور اعطا

الراقم عبدالحق عباس طالبعلم از بستی دانشمند ان جالندھر

قطعہ تاریخ مولوی فیروزالدین صاحب مرحوم ڈسکوی

ارسال خدمت ہے۔ پیارے انوارالاسلام کے کسی گوشہ میں درج فرماکر مشکور فرماویں گے اور وہ حسب ذیل ہے

مکرم مولوی فیروز دیں کی ہوئی جب شح پاک عرش بریں کو
لکھی تاریخ خادم نے یہ فی الفور

الٰہی بخش دے فیروز دیں کو
۱۳۲۵ ہجری

الراقم غلام محمد خادم منیجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر

۲۵۸۵

ایک آریہ سماجی کی جلا وطنی

آریہ سماج ایبٹ آباد کے سخت متعصب پریذیڈنٹ وصنی رام نے دوران گفتگو میں سربازار جوش میں آکر اشرف الانبیا علیہ السلام کے شان اقدس میں بعض نامناسب الفاظ بولکر اہل اسلام کے دلوں کو ناحق پاش پاش کیا۔ جسپر مسلمانان ضلع ہزارہ نے صبر کو کام میں لاکر صرف باضابطہ عدالتی چارہ جوئی پر اکتفا کیا چونکہ وصنی رام کا جرم مسلم الثبوت تھا۔ اسلیئے باوجود پیش کرنے ایک رقم کثیر کے سٹیشن کے تمام وکیلوں نے ایسے پاک مجرم کیطرف سے جوابدہی کرنے سے صاف انکار کردیا۔ جتنے ہندو لیڈروں کی اس بے تعصب کارروائی نے اہل اسلام کے دل بہت کچھ ٹھنڈے کردیئے اور نیز جناب صاحب چیف کمشنر بہادر نے اپنی خاص چٹھی اہل اسلام ضلع ہزارہ کے نام ارسال فرماکر ایسے موقعہ پر اشتعال طبع کی آگ کو آب صبر سے بجھانے اور آپے سے باہر نہ ہوجانے اور ضبط رکھنے پر نہایت پرزور الفاظ میں تعریف کی اور گستاخی مجرم کو سال بھر کیلئے اس شرط پر ضلع ہزارہ سے باہر کردیا کہ اگر ایبٹ آباد کے اہل اسلام سفارش کریں تو سال سے پہلے بھی واپس آنیکی اجازت دیجائیگی۔ سرحدی صوبہ کے بیدار مغز اور معاملہ فہم چیف کمشنر نے جو اس صوبہ کے آزاد طبائع اور جوشیلے لوگوں کے خواص مزاج سے بخوبی واقف ہیں اس مدبرانہ حکم سے سرحدی مسلمانوں کے جوش انتقام کو بالکل ہی سرد کردیا ہے ورنہ کیا معلوم تھا۔ کہ کیا کیا ہوتا۔ خدا تعالے ہندوستان کے پرجوش نوتعلیم یافتوں کو غضب پر ضبط کی قوت اور انجام فہمی کا مادہ عطا کرے۔ ورنہ یہ لوگ ملک کو بالکل ہی غارت کرکے چھوڑینگے ہم واعظین اور لیکچرار صاحبوں کو خاص توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنی تقریروں کے وقت اس امر کی خاص الخاص احتیاط رکھا کریں کہ کسی

زند کے دل دکھانے والے یا برٹش رعایا کے مختلف گروہوں میں نفرت پیدا کرنیوالے یا سرکار کی بدخواہی کے الفاظ ہرگز زبان پر نہ آنے پائیں۔ بعض حضرات اپنے ہمخیال سامعین کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے اپنے خیال میں بالکل محو و بیخود ہو جاتے ہیں۔ اور اجیت سنگھ کیطرح تمام مآل اندیشی اور دوربینی کو بالائے طاق رکھکر وقتی خوش کن بیان کے ترنگ میں حد اعتدال کے لحاظ کی کچھ پروا نہیں کرتے اور جب کیفر کردار کو پہنچنے کا وقت سامنے آتا دیکھتے ہیں تو حرکات مذبوحی سے رہائی کی راہیں جھانکنے لگتے ہیں۔ مگر پھر کچھ بن نہیں آتی +

عدالت سے شوہر کو بی بی پر کیا دادرسی ہے

ایک شخص مسمی صادق علی نے اپنی منکوحہ طاہر بی بی پر اعادہ حق زناشوئی کا عدالت منصفی الہ آباد میں دعوی کیا عدالت نے خاوند کو باز دلا دیا مگر وہ خاوند کے ساتھ جانے سے انکاری ہوئی۔ پولیس کو خاوند کی امداد کا حکم ہوا تاکہ جورو کو اپنے گھر لیجا سکے۔ مگر جورو کے اقربا جورو کی حمایت پر اُٹھے اور انہوں نے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی خدمت میں درخواست دی انہوں نے جب فریقین کو طلب کیا تو طاہر بی بی نے خاوند کے ہاں جانے سے صاف انکار کیا۔ جسپر صاحب مجسٹریٹ نے وہی پولیس جو منصفی سے خاوند کی امداد پر لگائی گئی تھی کہ بی بی کو وہ گھر لیجا سکے بی بی کی حمایت اور حفاظت پر مقرر کی تا کہ وہ جہاں چاہے جا سکے کوئی اُس کا مزاحم نہ ہونے پائے اور خاوند کو متنبہ کیا کہ وہ ہرگز دست اندازی نہ کرے ورنہ مچلکہ بھر لیا جائیگا کیونکہ قانون اُسے صرف یہ حق دیتا ہے کہ اگر وہ بخوشی خاطر اُس کے ساتھ جانیمیں تعمیل حکم عدالت نہیں کرتی تو اس حکم کا اجرا یوں کرا سکتا ہے کہ ۶ ماہ کیلئے اُسے جیل دیوانی میں بھجوا دے اس کے بعد پھر کوئی چارہ جوئی اس کو اپنی منکوحہ پر نہ ہوگی۔ اب مقام

غور ہے کہ قانون کا یہ حکم مشہر داور ناپارسا عورتوں کو کسقدر آزادی بخشتا ہے پھر فاحشہ عورتوں کے سدھرنے کی کوئی امید ہو سکے تو کسطرح کیا اچھا ہو اگر اس قسم کی دعا دی میں تمام ہندوستان میں سرحدی قانون کے احکام نافذ فرمائے جائیں تا کہ بدچلن عورتوں کو عبرت ہو سکے +

راولپنڈی میں آخر کار تعزیری پولیس بھی قائم کیگئی ہے جس کا خرچ یہاں کے باشندوں سے بطور جرمانہ کے وصول کریں گے۔

ناگپور سے خبر آئی ہے کہ ایک نوجوان خوبصورت عورت سے دوران مسافرت میں ایک پولیس کنسٹبل کو بڑی دلیری سے مارڈالا جو اس کی عصمت دری کے درپے تھا۔ یہ عورت علاوہ حسین ہونیکے بہت سا زیور پہنے ہوئے سڑک سے گذرتی ہوئی ناگپور آتی تھی ایک پولیس مین نے اسکو من بھانا شکار سمجھا۔ اس کے حسن وجمال پر فریفتہ ہو گیا اس نے عورت کو ورغلا کر گمراہ کرنا چاہا وہ اکیلی حالت میں بہت پریشان تھی قبل اس کے کہ کنسٹبل منہ کالا کرنیکا چاہتا اس عورت نے اسی کی تلوار سے کنسٹبل کا کام تمام کیا اور اپنی عصمت کو بچا کر چلدی +

حجاج کے متعلق گورنمنٹ ہند نے جو قواعد شایع کئے ہیں ان کے رو سے بھی سالہائے گذشتہ کی طرح حاجی صرف ایک بندر یعنی بمبئی سے ہی حجاز کو روانہ ہو سکینگے روانہ ہونے سے پہلے حاجیوں کے جہازوں کو بذریعہ عمل کلینن چوہوں سے ہیلتھ آفیسر صاحب اپنی نگرانی میں صاف کرائینگے اور جہازوں پر ایک معقول ہسپتال کا بھی انتظام رکھا جائیگا روانگی سے پہلے سب مسافروں کا معائنہ کیا جائیگا اور ان کے کپڑوں اور اسباب کو ڈس انفکٹ کیا جائیگا عدن اور پیرم دونوں مقامات میں ان جہازوں کا طبی معائنہ ہوا کریگا اور اگر عدن یا پیرم میں سے کسی مقام پر معلوم ہوا کہ جہاز طاعون زدہ ہے تو پیرم میں تمام مسافروں کو ۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کی

پیرس کنونشن کے دفعہ ۱۲ کے مطابق کوارنٹین میں رکھا جائے گا کیونکہ دفعہ متذکرہ بالا کی پابندی سے پیرم میں گورنمنٹ بمبئی ایک پلیگ کے معائنہ کا سٹیشن قائم کریگی +

بمبئی میں ایک خیراتی سکول جاری کرنیکو ایک صاحب نے ۳۰ ہزار دوسرے نے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے +

رنگون میں ایک جعلی روپیہ بنانیوالے کو سات سال اس کے ساتھی کو پانچ سال قید سخت کی سزا دیگئی +

اہل اسلام کا لیڈر

بھائی ہمیں تو ایسا بھولا بھالا راست رو چوتھی پانچویں جماعت تک کی لیاقت کا سیدھا سادھا آدمی لیڈر چاہیے جو ہم مسلمان قوم کیلئے احکام آلہی کی تعلیم دے اسوقت اخبار البشیر ۱۶ جولائی ۱۹۰۷ء ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اسکے صفحہ ۴ کے پہلے کالم میں ایڈیٹوریل نوٹس میں پڑھا گیا کہ ٹائمس آف انڈیا کے کسی کارسپانڈنٹ نے نواب محسن الملک بہادر سے موجودہ شورش پنجاب کے متعلق گفتگو کی - اس پر بنگالی اور کانگرسی اخبارات نے نواب صاحب کے خلاف مضامین لکھنے شروع کر دیئے بلکہ الہ آباد کے انڈین پیوپل وغیرہ نے تو یہانتک لکھا ہے کہ نواب صاحب محسن الملک بہادر میں چوتھی پانچویں جماعت کے لڑکوں کے برابر بھی قابلیت نہیں چہ خوش

کانگرسی اخبارات کے جو کسی اتفاق سے کوئی کرایہ کا مسلمان ہاتھ چڑھ جاوے تو اسکی تعریف کا خوب پل باندھتے ہیں اور ایسا بانس پر چڑھاتے ہیں کہ الہی توبہ ہمارے بے پیارے سرسید مرحوم کے بعد فخر قوم کا سرتاج محسن الملک نواب

مہدی علیخاں بہادر جو ایک عالی خیالات کا منتخب روزگار تمام علوم دین و دنیا سے آگاہ اور وزارت اعظم جیسے منصب عالی پر حیدرآباد دکن تک پہنچ کر سب جاہ و جلال دنیا واری ترک کرکے قوم پر زندگی وقف کردے اور ہمارا لیڈر ہوکر دارالعلوم محمڈن کالج علیگڈھ کا مہتمم قرار پائے اس کے علاوہ تاج برطانیہ اور حکومت انگریزی کے شہنشاہ ہند و انگلینڈ ایڈورڈ ہفتم کیطرف سے جو حقوق اعزازی سرسید کے بعد بحیثیت ایک قومی لیڈر ہونیکے ذاتی طور پر حاصل ہوئے ہیں کیا کوئی معترض قلمرو انگریزی میں کسی اور کو بھی ایسا معزز بتا سکتا ہے۔ یہ وہ عالی خاندان کا شخص ہے جس کی شرافت حسب۔ نسب اور لیاقت۔ علم و عمل دنیا جانتی ہے۔ سرسید کے بعد گری ہوئی قوم کو اس نے اُٹھایا احکام الہی کے مطابق گورنمنٹ کی اطاعت مسلمانوں کو اس نے سکھلائی دنیا بھر کی غلط فہمیوں کو اُس نے مٹایا اُس نے قوم اور گورنمنٹ کی وہ نمایاں خدمت کی ہے جو آج مسلمہ مانی گئی ہے۔ ہاں البتہ اس نے یہ کام نہیں کیا۔ کہ بنگالیوں کی طرح بندے ماترم کے نعرے کو کالج کے طلبا میں رواج دیتا۔ اور سودیشی کا دلدادہ ہوکر انگریزی کپڑے کو جلاتا اور ولایتی کھانڈ کو دریا پھکواتا۔ یا گورنمنٹ کے خلاف موجودہ شورش پنجاب سے حصہ لیکر غریب قوم کی جان جوکھوں میں ڈالتا +

گھوگا ضلع سیالکوٹ

امساک باراں کے سبب سے زمینداراں کی آنکھیں آسمان کو دیکھ دیکھ کر چندھیا گئی تھیں کہ ناگہاں ۱۶ ساون کو رحمت الہی نے باران سے لوگوں کے دل شادان و خندان کردیئے کسان قلبہ رانی میں مشغول ہوئے تھے کہ پھر ۲۰ ساون کو ایسی سخت بارش ہوئی کہ پانی سے جل تھل ایک ہوگئے ۲۵ ساون مطابق ۹ اگست کو

پھر بارش نونہال کر گئی زمیندار لوگ پنیری چاول قسم سوکھداس کی لاب میں ازحد سرگرم ہیں۔ موضع ٹرپال تحصیل ظفروال میں ایک زمیندار ایک میگ کو واسطے لاب کے بلانے گیا اتفاقاً ایک اور زمیندار بھی اسی وقت اُس کو بلانے آگیا ایک نے کہا کہ میں لیجاتا ہوں دوسرے نے کہا کہ میں لے جاؤنگا اسپر تکرار ہوتے ہوتے ڈانگ سوٹا چل پڑا یہاں تک کہ ایک آدمی قتل ہو گیا اور ۸ مجروح ہوئے۔ اور گڈے پر لادکر سیالکوٹ کے ہسپتال میں لائے گئے تھانہ پھلورہ کی پولیس تفتیش میں مصروف ہے دیکھئے بعد از تحقیقات کیا خرچ اور کونسی سزا ہو یہ سب بے صبری اور بے حوصلگی اور ضد اور طیش نفسانی کا نتیجہ ہے۔ اگر لوگ حوصلہ اور صبر و تحمل سے معاملہ کریں تو دنیا میں کوئی فساد نہ ہو فلاسفر شیرازی کا عمدہ قول ہے ؎ صبر گرچہ تلخ است ولیکن بر شیریں دارد۔ مگر افسوس کہ لوگ قرآن حدیث اور ناصحوں کے نصائح وغیرہ سب چھوڑ چھاڑ کر نفسانی خواہش کے تابع ہوکر بے عزتی کے علاوہ گھر کی بربادی اور جیل یا پھانسی منظور کر لیتے ہیں ؞

قبول اسلام جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں ایک ہندو لڑکا ساکن امرتسر ۹ ر اگست یوم جمعہ کو برضا و رغبت مسلمان ہوا۔

انجمن نعمانیہ لاہور کا بیسواں سالانہ جلسہ

انجمن نعمانیہ لاہور کا بیسواں سالانہ جلسہ اُس کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ کوچہ سید میران شاہ مرحوم میں بتواریخ ۲۷-۲۸-۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ شعبان المعظم ۱۳۲۵ ہجری بایام جمعہ ہفتہ۔ توار ہونیوالا ہے جسمیں بفضلہ تعالیٰ مشاہیر علما - مقررین - ناظمین شریک ہوکر حاضرین کو اپنے فیض بیان سے مستفید فرمائینگے - برادران اسلام اس محفل جلسہ دینی

میں جسمیں کوئی دنیوی شائبہ نہیں ہے۔ شریک ہوکر ثواب دارین حاصل کریں اور انجمن کی امداد قلمے۔ درمے۔ قدمے فرماکر ذخائر حسنات جمع فرمائیں جو صاحب اپنا تحریری مضمون یا نظم بھیجنا چاہیں وہ قبل از ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء ارسال فرمادیں اور جو صاحب شریک جلسہ ہوکر انجمن کی عزت افزائی فرمانا چاہیں وہ اپنی تشریف آوری کی اطلاع معہ تعداد ہمراہین سے ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء تک مطلع فرمادیں۔ راقم تاج الدین احمد وکیل چیف کورٹ سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور

لڑکیوں کی دیوتاؤں سے شادی

بمبئی مدراس میں لڑکیوں کی دیوتاؤں سے شادی کرنے کی مذموم رسم کی [illegible] طرف آنریبل سر فیروز شاہ مہتہ اور دیگر لیڈران قوم کو وطن میں توجہ دلا[illegible] جا چکی ہے۔ اس طریقہ کی وجہ سے لڑکیاں فاحشہ اور ان کی عمر تبا[illegible] ہو جاتی ہے۔ گورنمنٹ صرف ۱۶ سال سے کم عمر لڑکیوں کو قانوناً عیاش[illegible] کے دیوتا کے بھینٹ ہونے سے روک سکتی ہے۔ لیکن اگر والدین چا[illegible] تو وہ قریب ہی کسی دیسی ریاست یا پرتگالی علاقہ گوا میں جاکر اپنی اس قابل اعتراض مذہبی تمنا کو پورا کر سکتے ہیں اگرچہ گورنمنٹ نے مذہبی مدا[illegible] کے خیال سے دیوتاؤں سے کم سن لڑکیوں کے امتناع شادی کا قا[illegible] پاس نہیں کیا۔ لیکن کسی ایسے قانون کے نافذ ہو جانے سے جیسا کہ ظا[illegible] کیا جا چکا ہے۔ کچھ فائدہ مرتب نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ ملک میں عام پر تعلیم پھیلانے کی کوشش نہ کی جائے [illegible] رسموں کی اصلاح کی طرف زور سے لوگوں کو توجہ دلائیں

[قب]ول اسلام - محب قوم جناب ایڈیٹر صاحب دام فیضکم السلام علیکم
[ورح]متہ اللہ و برکاتہ - ذیل میں میں ایک خبر درج کرتا ہوں - امید کہ اس کو
[بذر]یعے اسلام میں درج فرما کر مجھے مشکور فرمائیگے -

[نا]ظرین! یہ سنکر خوش ہونگے - کہ وہ اسلام جس پر برادران یوسف بزور شمشیر
[پ]ھیلانے کا الزام لگاتے ہیں - آجکل جبکہ شمشیر کیا چھرا تک کا نام نہیں ہے
[ا]س سرعت سے پھیل رہا ہے کہ اب برادران یوسف کو بجز شرمانے کے
[ک]وئی چارہ نہیں ہوگا - اور نیوگ کا بھید آخر آشکارا ہوگا -

[ا]س پرچہ کے قبل کے پرچہ میں میں نے ایک شخص کے مع [...] آومیوں
کے اسلام لانے کی خبر دے چکا ہوں اور جنکا نام غلطی سے "جگن ناتھ لعل"
کے عوض میں "بچنا تہ لعل" چھپ گیا ہے - (امید کہ ناظرین اپنے اپنے پرچہ
تصحیح کرلینگے) اسلامی نام عبدالسلام رکھا گیا - اب ایک اور شخص مسمی
چھٹوا - قوم گوالہ - سن پچیس برس - جناب حافظ حضرت سید شاہ محمد
سجاد صاحب جعفری رئیس اعظم زمیندار و سجادہ نشین مہلپر - بہار
ضلع پٹنہ کے ہاتھ پر بلا ترغیب زر وغیرہ مشرف باسلام ہوا - اسلام[ی]
نام عبدالکریم رکھا گیا - اب میں برادران یوسف سے پوچھتا ہوں -
کہ اب نیوگ کے پوتر میں منہ دیکر شرمائینگے تو نہیں؟ - اور بزور شمشیر
اسلام پھیلانے کو ثابت کرکے دکھائینگے تو نہیں؟

راقم خادم القوم عزیز حسین از خسرولپورہ ضلع پٹنہ

مدرسہ حفظ القران و یتیم خانہ اسلامی مراد آباد

الحمدللہ یہ مدرسہ مراد آباد میں عرصہ دو سال سے قائم ہے۔ جو یتیم و لاوارث بچوں کی مدت نہایت سرگرمی سے کر رہا ہے چنانچہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ حال کو ایک یتیم اور لاوارث بچہ اسمٰعیل نامی جو سہنسپور سیوہارہ کا رہنے والا تھا۔ اسی مدرسہ کی سعی سے حافظ قرآن ہوا۔ اور بہت بچے تعلیم پاتے ہیں۔ علاوہ تعلیم کے یتیم و لاوارث بچوں کی خورد نوش کا بھی کافی انتظام کیا جاتا ہے لہذا مناسب ہے کہ جن صاحب کو یتیم لاوارث جس جگہ ملے جسکی عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو کم جہاں تک ہو۔ وہ مدرسہ یتیم خانہ اسلامی مراد آباد میں بھیجکر مہتمم مدرسہ کو ممنون فرماویں۔ اور باہمت مسلمانوں کو لائق ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اپنی نیک کمائی میں سے کچھ بچا کچا یا مد زکوٰۃ سے امداد یتامٰے پر صرف کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ ع بر کریماں کارہا دشوار نیست۔

المکلف

خاکسار محمد عبدالحی واعظ الاسلام بانی و مہتمم مدرسہ حفظ القران و یتیم خانہ اسلامی مراد آباد۔ جملہ خط و کتابت بنام مہتمم مدرسہ محمد عبدالحی واعظ الاسلام ہونے چاہییں۔

اہل ہنود کیلئے ہندو دوائی بنانیوالا ہے۔

معزز ناظرین! ہم پنجاب و ہندوستان کو سچی ہمدردی کی غرض سے مجرب دوائیں جنکو میرے والد ماجد مرحوم مغفور نے چالیس سالہ تجربہ شدہ ہونیکے بعد مفید ثابت کیا مشتہر کرکے مطلع کرتے ہیں۔ جلدی شفاخانہ ہذا سے ادویہ مندرجہ ذیل منگوا کر صحت دائمی حاصل کریں۔ آپکو دنیا بھر میں اس سے بہتر دوائیں نہیں مل سکینگی۔ اس شفاخانہ سے آپ ایک دفعہ معاملہ کریں۔

سرمہ دافع بخار نوبتی۔ دوائی ہے یا جادو۔ ناظرین ایک دفعہ آزما کر دیکھیں۔ قیمت ایک ماسہ عا۔ **سرمہ دردشقیقہ** واہ جی واہ یہ اس سے بڑھکر بہتر ہے۔ زیادہ تعریف فضول قیمت فی تولہ عہ۔ **سرمہ سوزاک** یہ بھی تو مذکورہ بالا سے کم نہیں ہے۔ قیمت فی ماسہ عا۔ **طلاء اسود**۔ یہ دوائی مقوی باہ و ممسک ہے چنداں تعریف کی محتاج نہیں۔ بیس سالہ نامرد کو صرف چھہ معتاد کافی ہیں۔ کیسا ہی سست کیوں نہو صحت کلی کو پہنچتا ہے۔ قیمت چھہ دفعہ لگانیکے لئے ہے۔ چھہ پہلی دفعہ چھہ معتاد کلے ہے، کو ملیگا۔ **حبوب سیماب**۔ واسطے امساک و تقویت باہ کہ بسبب استرخا قضیب سختی شہوت کے وقت نہووے ازحد مفید ہیں قیمت فی ڈبیہ عہ۔ **حلوہ سمناک** مقوی باہ و گردہ و ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ لذیذ خوش مزا و درد کمر جاری مستورات کے جریان کو ازحد مفید ہے۔ قیمت فی سیر للعہ۔ اور تمام قسم کی ادویات مفرحات و معاجین و یاقوتیہائے وغیرہ شفاخانہ ہذا سے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ درخواست کرنے پر فہرست ادویہ شفاخانہ ارسال ہوگی۔

المشتہر احمد الدین طبیب خلف مولوی پیر اندتہ طبیب متصل شوالہ شہر سیالکوٹ

نوٹ۔ سرمہ ہائے آنکھ میں ڈالا جاتا ہے سرمہ بخار نوبتی و درد شقیقہ و سوزاک دور ہوتے ہیں۔